قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

بدھ 22/ جون 2022ء | 22 ذوالقعدہ 1443 ہجری قمری | 22/احسان 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:124

ارشادِ باری تعالیٰ

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۵﴾

(طٰہٰ: 115)

ترجمہ: پس اللہ سچا بادشاہ ہے، بہت رفیع الشان ہے، پس قرآن (کے پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کر پیشتر اس کے کہ اس کی وحی تجھ پر مکمل کر دی جائے۔ اور یہ کہا کر کہ اے میرے رب مجھے علم میں بڑھا دے۔

فرمان خلیفہ وقت

آج یہ ذمہ داری ہم احمدیوں پر سب سے زیادہ ہے کہ علم کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ محنت کریں، زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی قرآن کریم کے علوم و معارف دیئے گئے ہیں۔ اور آپؑ کے ماننے والوں کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں انہیں علم و معرفت اور دلائل عطا کروں گا۔ تو اس کے لئے کوشش اور علم حاصل کرنے کا شوق اور دعا کہ اے میرے اللہ! اے میرے رب! میرے علم کو بڑھا، بہت ضروری ہے۔ گھر بیٹھے یہ سب علوم و معارف نہیں مل جائیں گے۔ اور پھر اس کے لئے کوئی عمر کی شرط بھی نہیں ہے۔ تو سب سے پہلے تو قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے لئے، دینی علم حاصل کرنے کے لئے ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بے بہا خزانے مہیا فرمائے ہیں ان کو دیکھنا ہو گا۔ ان کی طرف رجوع کریں، ان کو پڑھیں کیونکہ آپؑ نے ہمیں ہماری سوچوں کے لئے راستے دکھا دیئے ہیں۔ ان پر چل کر ہم دینی علم میں اور قرآن کے علم میں ترقی کر سکتے ہیں اور پھر اسی قرآنی علم سے دنیاوی علم اور تحقیق کے بھی راستے کھل جاتے ہیں۔ اس لئے جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔

(خطبہ جمعہ 18/ جون 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے ایک مجلس میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

اے لوگو! اگر کسی کو علم کی بات معلوم ہو تو بتا دینی چاہئے۔ اور جسے کسی بات کا علم نہ ہو تو اَللّٰہُ اَعْلَمُ۔ یعنی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہہ دے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے اے رسول! تو کہہ میں اس کا کوئی بدلہ نہیں مانگتا اور نہ ہی میں تکلّف سے کام لینے والا ہوں (ص:87)۔

(بخاری، کتاب التفسیر تفسیر سورۃ ص باب قولہ وما انا من المتکلفین)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

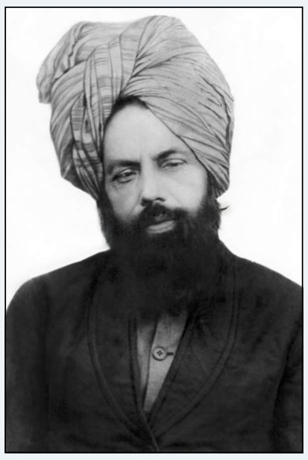

تکمیل عملی بدوں تکمیل علمی کے محال ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

''دین تو چاہتا ہے کہ مصاحبت ہو پھر مصاحبت سے گریز ہو تو دینداری کے حصول کی امید کیوں رکھتا ہے؟ ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ وہ بار بار یہاں آ کر رہیں اور فائدہ اٹھائیں مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ لوگ ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں۔ مگر اس کی پروا کچھ نہیں کرتے۔ یاد رکھو! قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے جاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا مومن کا کام نہیں ہے۔ جب موت کا وقت آ گیا پھر ساعت آگے پیچھے نہ ہو گی۔ وہ لوگ جو اس سلسلہ کی قدر نہیں کرتے اور انہیں کوئی عظمت اس کی معلوم ہی نہیں ان کو جانے دو۔ مگر ان سب سے بڑھ کر بدقسمت اور اپنی جان پر ظلم کرنے والا تو وہ ہے جس نے اس سلسلہ کو شناخت کیا اور اس میں شامل ہونے کی فکر کی لیکن اس نے کچھ قدر نہ کی۔ وہ لوگ جو یہاں آ کر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے اور ان باتوں سے جو خدا تعالیٰ ہر روز اپنے سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے نہیں سنتے اور دیکھتے، وہ اپنی جگہ پر کیسے ہی نیک اور متقی اور پرہیز گار ہوں مگر مَیں یہی کہوں گا کہ جیسا چاہئے انہوں نے قدر نہیں کی۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ تکمیل علمی کے بعد تکمیل عملی کی ضرورت ہے۔ پس تکمیل عملی بدوں تکمیل علمی کے محال ہے اور جب تک یہاں آ کر نہیں رہتے تکمیل علمی مشکل ہے۔ بارہا خطوط آتے ہیں کہ فلاں شخص نے اعتراض کیا اور ہم جواب نہ دے سکے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یہی کہ وہ لوگ یہاں نہیں آتے اور ان باتوں کو نہیں سنتے جو خدا تعالیٰ اپنے سلسلہ کی تائید میں علمی طور پر ظاہر کر رہا ہے''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 124-125 ایڈیشن 1988ء)

اس شمارہ میں

- تجھ سے کچھ اِس طرح ہوں وابستہ (منظوم)
- احکام خداوندی
- دعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- بگ بینگ سے بگ کرنچ تک قرآن اور سائنس کی رو سے
- اطاعت خلافت، کامرانی کی کلید

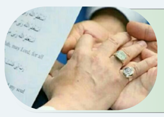

دربارِ خلافت

شرک کے معانی اور اس کی تین اقسام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پھرہمیں توجہ دلاتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ آپ نے مزید گہرائی میں جا کر بتایا کہ:

’’شرک تین قسم کا ہے۔ اوّل یہ کہ عام طور پر بت پرستی، درخت پرستی وغیرہ کی جاوے۔‘‘ (بعض لوگ درختوں کی پوجا بھی کرتے ہیں۔) ’’یہ سب سے عام اور موٹی قسم کا شرک ہے۔ دوسری قسم شرک کی یہ ہے کہ اسباب پر حد سے زیادہ بھروسہ کیا جاوے کہ فلاں کام نہ ہوتا تو میں ہلاک ہو جاتا۔ یہ بھی شرک ہے۔ تیسری قسم شرک کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود کے سامنے اپنے وجود کو بھی کوئی شے سمجھا جاوے‘‘۔ یعنی میں بھی کچھ کر سکتا ہوں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم کچھ نہیں کر سکتے، ایک مومن کو ہر کام کرنے سے پہلے ان شاء اللہ ضرور کہنا چاہئے) فرمایا کہ ’’موٹے شرک میں تو آج کل اس روشنی اور عقل کے زمانہ میں کوئی گرفتار نہیں ہوتا۔‘‘ یعنی درختوں کی پوجا کریں یا بعض ایسے ہوں جو پہلی قسم کا شرک کرتے ہوں) ’’البتہ اس مادی ترقی کے زمانہ میں شرک فی الاسباب بہت بڑھ گیا ہے۔‘‘ (اسباب پر انحصار، چیزوں پر انحصار، لوگوں پر انحصار بہت زیادہ ہو گیا ہے۔)

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 215-216 ایڈیشن 2003ء)

اسباب میں جیسا کہ میں نے کہا لوگوں پر بھی انحصار ہے، دولت پر اور سامان پر انحصار ہے، جہاں اپنے کام کر رہے ہیں اُن کے مالکوں پر انحصار ہے، بعض افسروں کی خوشامد کر رہے ہوتے ہیں۔ جب یہ حالت ہو جائے کہ اسباب پر یا کسی ذات پر ضرورت سے زیادہ انحصار ہو جائے تو پھر انسان اُس مقصد کو بھول جاتا ہے جو اُس کی پیدائش کا مقصد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جب انتہا درجہ تک کسی کا وجود ضروری سمجھا جائے تو وہ معبود ہو جاتا ہے۔ جب ایک شخص سمجھے کہ اس کے بغیر میرا گزارہ ہی نہیں ہے تو پھر وہ خدا کے مقابلے پر آ جاتا ہے۔ پھر ایسی چیز بن جاتا ہے جس کی عبادت کی جاتی ہے۔ اُس کے ساتھ تعلق بھی عبادت بن جاتا ہے۔ اور عبادت کے لائق صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات:57) یعنی جنّوں اور انسان کی پیدائش کی غرض عبادت ہے۔ اور عبادت کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں:

’’یعنی اے لوگو! تم اُس خدا کی پرستش کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ یعنی اُسی کو اپنے کاموں کا کارساز سمجھو‘‘ جتنے بھی تمہارے کام ہیں اُن کو کرنے والا، اُن کی تکمیل کرنے والا، اُن کو انتہا تک پہنچانے والا، کامیابی دینے والا صرف خدا تعالیٰ ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی پرستش اور عبادت ہے۔ ’’اور اُس پر توکل رکھو۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 340)

پھر فرمایا یعنی اے لوگو! اُس خدا کی پرستش کرو جس نے تم کو پیدا کیا۔ ’’عبادت کے لائق وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ یعنی زندہ رہنے والا وہی ہے اس سے دل لگاؤ۔‘‘ باقی خدا جو ہیں، باقی جو دنیا کے معبود ہیں، اُنہوں نے ختم ہو جانا ہے۔ زندہ رہنے والی ذات صرف خدا تعالیٰ کی ہے اس لئے اُسی سے دل لگاؤ۔ فرماتے ہیں کہ ’’پس ایمانداری تو یہی ہے کہ خدا سے خاص تعلق رکھا جائے اور دوسری سب چیزوں کو اس کے مقابلہ میں ہیچ سمجھا جائے۔ اور جو شخص اولاد کو یا والدین کو یا کسی اور چیز کو ایسا عزیز رکھے کہ ہر وقت اُنہیں کا فکر رہے تو وہ بھی ایک بت پرستی ہے۔ بت پرستی کے یہی تو معنی نہیں کہ ہندوؤں کی طرح بت لے کر بیٹھ جائے اور اُس کے آگے سجدہ کرے۔ حد سے زیادہ پیار و محبت بھی عبادت ہی ہوتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 602 ایڈیشن 2003ء)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اے لوگو! تم اُس خدائے واحد لاشریک کی پرستش کرو جس نے تم کو اور تمہارے باپ دادوں کو پیدا کیا۔ چاہئے کہ تم اُس قادر توانا سے ڈرو جس نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا اور آسمان کو تمہارے لئے چھت بنایا۔ اور آسمان سے پانی اُتار کر طرح طرح کے رزق تمہارے لئے پھلوں میں سے پیدا کئے۔ سو تم دیدہ دانستہ اُنہیں چیزوں کو خدا کا شریک مت ٹھہراؤ جو تمہارے فائدہ کے لئے بنائی گئی ہیں۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 520 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

(خطبہ جمعہ 26/ جولائی 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

غزل

تجھ سے کچھ اِس طرح ہوں وابستہ
روح جیسے بدن میں پیوستہ

پیار کی اک نظر مری قیمت
دیکھ! میں کس قدر ہُوا سَستا

زیست کی ڈور ٹوٹ بھی جائے
عشق سے پر نہ ہوں گے وارستہ

دام پھیلا رکھے ہیں کیوں اتنے
طائرِ دل تو آپ ہے پھنستا

مقتلِ حسن کو چلا ہوں مَیں
جاں بکف، مستعد، کمر بستہ

میں نے حق بات کی سر محفل
برمحل، بے دریغ، برجستہ

تم ہو رہبر تو پھر مجھے کیا غم
کتنا مشکل ہے عشق کا رستہ!

اِس کو سودائے دشتِ دامن ہے
اشک دل کے نگر نہیں بستا

چشمِ گلباز زخم زخم ہوئی
جب سجا اشک اشک گلدستہ

کتنی راتوں کو پائمال کِیا
تب کھلا رازِ عشق سربستہ

میر انجم پرویز۔لندن

صبیحہ محمود۔ جرمنی

احکام خداوندی

اللہ کے احکام کی حفاظت کرو (الحدیث)

قسط نمبر 42

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

اولاد (حصہ 1)

’’جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے۔‘‘

(حضرت مسیح موعودؑ)

اولاد کی تمنا

• نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ

(البقرہ: 224)

تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں۔ پس اپنی کھیتیوں کے پاس جیسے چاہو آؤ۔ اور اپنے نفوس کے لئے (کچھ) آگے بھیجو۔

(نوٹ: حضرت مصلح موعودؓ نے تفسیر صغیر میں اس آیت کے foot noteمیں قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ سے یہ مفہوم لیا ہے کہ اپنی بیویوں سے ایسی طرز سے سلوک کرو کہ جس کا کوئی نتیجہ پیدا ہو یعنی اولاد پیدا ہو۔ اس لحاظ سے یہ الگ حکم ہے۔)

اپنے آپ اور اولاد کو آگ سے بچاؤ

• يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

(التحریم: 7)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

اہل خانہ سے عفو و درگزر اور معافی کا سلوک

• يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(التغابن: 15)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً تمہارے ازواج میں سے اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں۔ پس ان سے بچ کر رہو۔ اور اگر تم عفو سے کام لو اور درگزر کرو اور معاف کر دو تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(نوٹ: اس آیت میں اہل خانہ سے عفو ودرگزر اور معافی کے سلوک کا بھی حکم ملتا ہے)

اولاد کی اصلاح و ارشاد کی ترغیب دلانا

• يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

(لقمٰن: 18)

اے میرے پیارے بیٹے! نماز کو قائم کر اور اچھی باتوں کا حکم دے اور ناپسندیدہ باتوں سے منع کر اور اُس (مصیبت) پر صبر کر جو تجھے پہنچے۔ یقیناً یہ بہت اہم باتوں میں سے ہے۔

اولاد کے حق میں دُعا کرنا

• وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

(الفرقان: 75)

اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

• رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ

(الصّٰفّٰت: 101)

اے میرے رب! مجھے صالحین میں سے (وارث) عطا کر۔

• وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ

(الاحقاف: 16)

اور میرے لئے میری ذرّیت کی بھی اصلاح کر دے۔

اموال اور اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کریں

• يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

(المنافقون: 10)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہیں تمہارے اموال اور تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کریں تو یہی ہیں جو گھاٹا کھانے والے ہیں۔

• وَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ

(الانفال: 29)

اور جان لو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد محض ایک آزمائش ہیں۔

اپنی اولاد غربت کی وجہ سے قتل نہ کرو

• وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا

(بنی اسرائیل: 32)

اور اپنی اولاد کو کنگال ہونے کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم ہی ہیں جو انہیں رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی۔ ان کو قتل کرنا یقیناً بہت بڑی خطا ہے۔

اپنے پیچھے کمزور اور غریب اولاد چھوڑ جانے کا ڈر کیوں؟

• وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۪ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا

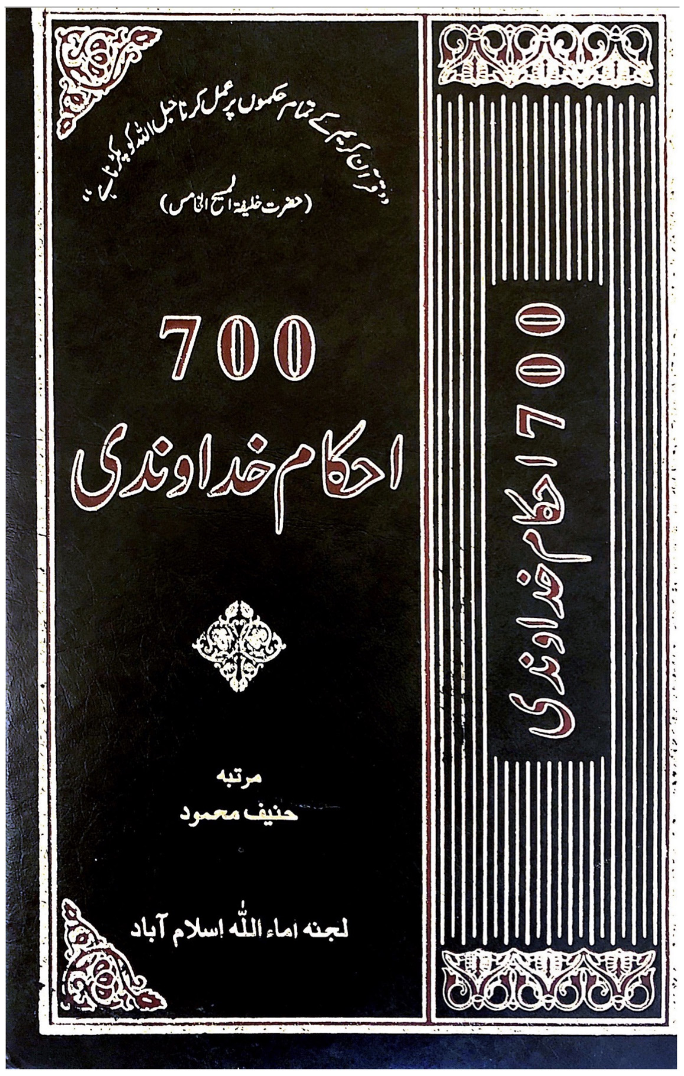

(النساء: 10)

اور وہ لوگ اس بات سے ڈریں کہ اگر وہ اپنے پیچھے کمزور اولاد چھوڑ جاتے تو اُن کے بارہ میں خوف کھاتے۔ پس چاہئے کہ وہ اللہ سے ڈریں اور صاف سیدھی بات کہیں۔

بیٹی کی پیدائش پر بُرا منانے کی ممانعت

• وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۚ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ

(النحل: 59-60)

اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی بشارت دی جائے تو اس کا چہرہ غم سے سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ (اسے) ضبط کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔ وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس (خبر) کی تکلیف کی وجہ سے جس کی بشارت اُسے دی گئی۔ کیا وہ رسوائی کے باوجود (اللہ کے) اُس (احسان) کو روک رکھے یا اسے مٹی میں گاڑ دے؟ خبردار! بہت ہی بُرا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔

بچے کو دودھ پلانے کا زمانہ تیس ماہ ہیں

• وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا

(الاحقاف: 16)

اور ہم نے انسان کو تاکیدی نصیحت کی کہ اپنے والدین سے احسان کرے۔ اسے اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اٹھائے رکھا اور تکلیف ہی کے ساتھ اُسے جنم دیا۔ اور اُس کے حمل اور دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے ہے۔

(نوٹ: لقمان آیت 15میں دو سال کا عرصہ درج ہے۔ اس کی وضاحت کے لئے دیکھیں تفسیر صغیر صفحہ 535۔ حاشیہ)

بقیہ صفحہ 11 پر

حسنیٰ مقبول احمد۔امریکہ

دعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)

قسط 33

جہاں اسباب غیر مؤثر ہوں وہاں دعا سے کام لے

خدا تعالیٰ کی ان صفاتِ ربّ، رحمٰن، رحیم، مالک یوم الدین پر توجہ کی جاوے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ کیسا عجیب خدا ہے۔ پھر جس کا ربّ ایسا ہو کیا وہ کبھی نامراد اور محروم رہ سکتا ہے؟ ربّ کے لفظ سے یہ بھی سمجھ میں آتا ہے کہ دوسرے عالم میں بھی ربوبیت کام کرتی رہے گی۔ جہاں اسباب غیر موثر ہوں وہاں دعا سے کام لے۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 249 ایڈیشن 1984ء)

دعا کرتے وقت بے دلی اور گھبراہٹ سے کام نہیں لینا چاہئے

دوسرا طریق حقیقی پاکیزگی کے حاصل کرنے اور خاتمہ بالخیر کے لئے جو خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے (جو کہ دراصل سب سے مقدم ہے اور جس کی تعلیم خدا تعالیٰ نے بھی دی ہے، بحوالہ البدر) وہ دعا ہے اس لئے جس قدر ہو سکے دعا کرو۔ یہ طریق بھی اعلیٰ درجہ کا مجرّب اور مفید ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے خود وعدہ فرمایا ہے اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ (المومن:61) تم مجھ سے دعا کرو میں تمہارے لئے قبول کروں گا۔ دعا ہی ایک ایسی چیز ہے جس کے ساتھ مسلمانوں کو فخر کرنا چاہیئے۔ دوسری قوموں کو دعا کی کوئی قدر نہیں اور نہ انہیں اس پاک طریق پر کوئی فخر اور ناز ہوسکتا ہے۔ بلکہ یہ فخر اور ناز صرف اسلام ہی کو ہے دوسرے مذاہب اس سے بکلّی بے بہرہ ہیں۔ مثلاً عیسائیوں نے جب یہ سمجھ لیا ہے کہ ایک انسان (جس کو انہوں نے خدا مان لیا) نے ہمارے لئے قربانی دے دی ہے۔ انہوں نے اس پر بھروسہ کرلیا اور سمجھ لیا کہ ہمارے سارے گناہ اس نے اٹھالئے ہیں۔ پھر وہ کونسا امر ہے جو اس کو دعا کے لئے تحریک کرے گا۔ ناممکن ہے کہ وہ گدازشِ دل کے ساتھ دعا کرے۔ دعا تو وہ کرتا ہے جو اپنی ذمہ داری اور جواب دہی کو سمجھتا ہے لیکن جو شخص اپنے آپ کو بری الذمہ تصور کرتا ہے وہ دعا کیوں کرے گا۔ اس نے تو پہلے ہی سمجھ لیا ہے کہ گناہ دوسرے شخص نے اٹھالئے ہیں اور اس طرح پر اس کے ذمہ کوئی جوابدہی نہیں تو اس کے دل میں تحریک کس طرح ہوگی۔ اس نے اور شئے پر بھروسہ کرلیا ہے اور اس طرح پر اس طریق سے جو دُعا کا طریق ہے وہ دُور چلا گیا ہے۔

غرض ایک عیسائی کے نزدیک دعا بالکل بے سود ہے اور وہ اس پر عمل نہیں کرسکتا۔ اس کے دل میں وہ رقّت اور جوش جو دعا کے لئے حرکت پیدا کرتا ہے نہیں ہوسکتا۔

اسی طرح پر ایک آریہ جو تناسخ کا قائل ہے اور سمجھتا ہے کہ توبہ قبول ہی نہیں ہوسکتی اور کسی طرح پر اس کے گناہ معاف نہیں ہو سکتے وہ دُعا کیوں کرے گا؟ اس نے تو یہ یقین کیا ہوا ہے کہ جُونوں کے چکر میں جانا ضروری ہے اور بیل۔ گھوڑا۔ گدھا۔ گائے۔ کُتّا۔ سؤر وغیرہ بننا ہے۔ وہ اس راہ کی طرف آئے گا ہی نہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دعا اسلام کا خاص فخر ہے اور مسلمانوں کو اس پر بڑا ناز ہے۔

مگر یہ یاد رکھو کہ یہ دُعا زبانی بک بک کا نام نہیں ہے بلکہ یہ وہ چیز ہے کہ دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بھر جاتا ہے اور دعا کرنے والے کی رُوح پانی کی طرح بہہ کر آستانہ الُوہیت پر گرتی ہے اور اپنی کمزوریوں اور لغزشوں کے لئے قوی اور مقتدر خدا سے طاقت اور قوت اور مغفرت چاہتی ہے اور یہ وہ حالت ہے کہ دوسرے الفاظ میں اس کو موت کہہ سکتے ہیں۔ جب یہ حالت میسّر آجاوے تو یقیناً سمجھو کہ باب اجابت اس کے لئے کھولا جاتا ہے اور خاص قوت اور فضل اور استقامت بدیوں سے بچنے اور نیکیوں پر استقلال کے لئے عطا ہوتی ہے یہ ذریعہ سب سے بڑھ کر زبردست ہے۔

مگر بڑی مشکل یہ ہے کہ لوگ دعا کی حقیقت اور حالت سے محض ناواقف ہیں۔ اور اسی وجہ سے اس زمانہ میں بہت سے لوگ اس سے منکر ہو گئے ہیں کیونکہ وہ ان تاثیرات کو نہیں پاتے اور منکر ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہونا ہے وہ تو ہونا ہی ہے۔ پھر دعا کی کیا حاجت ہے۔ مگر میں خوب جانتا ہوں کہ یہ تو نرا بہانہ ہے انہیں چونکہ دعا کا تجربہ نہیں اس کی تاثیرات پر اطلاع نہیں اس لئے اس طرح کہہ دیتے ہیں۔ ورنہ اگر وہ ایسے ہی متوکل ہیں تو پھر بیمار ہو کر علاج کیوں کرتے ہیں؟ خطرناک امراض میں مبتلا ہوتے ہیں تو طبیب کی طرف دوڑے جاتے ہیں بلکہ میں سچ کہتا ہوں کہ سب سے زیادہ چارہ کرنے والے یہی ہوتے ہیں۔

سیّد احمد خاں بھی دعا کے منکر تھے۔ لیکن جب اُن کا پیشاب بند ہوا تو دہلی سے معالج ڈاکٹر کو بُلایا۔ یہ نہ سمجھ لیا کہ خود بخود ہی پیشاب کُھل جاوے گا۔ حالانکہ وہی خدا ہے جس کے ملکوت میں ظاہری دنیا ہے جبکہ دوسرے اشیاء میں تاثیرات موجود ہیں تو کیا وجہ ہے کہ باطنی دنیا میں تاثیرات نہ ہوں۔ جن میں سے دُعا ایک زبردست چیز ہے۔ یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قضا و قدر میں سب کچھ ہے مگر کوئی یہ تو بتائے کہ خدا تعالیٰ نے وہ فہرست کس کو دی ہے جس سے معلوم ہوجاوے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ ان اسرار پر کوئی فتح نہیں پا سکتا۔ ظاہر میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص قبض سے بیمار ہے تو تربد یا کسٹرائیل جب اس کو دیا جاوے گا تو اسے اسہال آجاویں گے۔ اور قبض کُھل جائے گی۔ کیا یہ اس امر کا بیّن ثبوت نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ نے تاثیرات رکھی ہوئی ہیں۔

اسی طرح پر اَور تدابیر کرنے والے ہیں مثلاً زراعت کرنے والے اور یہی معالجات کرنے والے وہ خوب جانتے ہیں کہ ان تدابیر کی وجہ سے اُنہوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ اور اشیاء میں مختلف اثر دیکھے ہیں۔ پھر جبکہ ان چیزوں میں تاثیرات موجود ہیں تو کیا وجہ ہے کہ دعاؤں میں جو وہ بھی مخفی اسباب اور تدابیر ہیں اثر نہ ہوں؟ اثر ہیں اور ضرور ہیں لیکن تھوڑے لوگ ہیں جو ان تاثیرات سے واقف اور آشنا ہیں اس لئے انکار کر بیٹھتے ہیں۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ چونکہ بہت سے لوگ دنیا میں ایسے ہیں جو اس

نقطہ سے جہاں دُعا اثر کرتی ہے دُور رہ جاتے ہیں اور وہ تھک کر دُعا چھوڑ دیتے ہیں اور خود ہی یہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ دعاؤں میں کوئی اثر نہیں ہے میں کہتا ہوں کہ یہ تو اُن کی اپنی غلطی اور کمزوری ہے۔ جب تک کافی وزن نہ ہو خواہ زہر ہو یا تریاق اس کا اثر نہیں ہوتا۔ کسی کو بھوک لگی ہوئی ہو اور وہ چاہے کہ ایک دانہ سے پیٹ بھر لے یا تولہ بھر غذا کھالے تو کیا ہوسکتا ہے کہ وہ سیر ہو جاوے؟ کبھی نہیں۔ اسی طرح جس کو پیاس لگی ہوئی ہے ایک قطرہ پانی سے اس کی پیاس کب بُجھ سکتی ہے۔ بلکہ سیر ہونے کے لئے چاہیئے کہ وہ کافی غذا کھاوے اور پیاس بجھانے کے واسطے لازم ہے کہ کافی پانی پیوے۔ تب جاکر اس کی تسلّی ہوسکتی ہے۔

اسی طرح پر دعا کرتے وقت بے دلی اور گھبراہٹ سے کام نہیں لینا چاہیئے اور جلدی ہی تھک کر نہیں بیٹھنا چاہیئے بلکہ اس وقت ہٹنا نہیں چاہیئے جب تک دُعا اپنا پورا اثر نہ دکھائے۔ جو لوگ تھک جاتے اور گھبرا جاتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ محروم رہ جانے کی نشانی ہے۔ میرے نزدیک دعا بہت عمدہ چیز ہے۔ اور میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں خیالی بات نہیں۔ جو مشکل کسی تدبیر سے حل نہ ہوتی ہو۔ اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ اسے آسان کر دیتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے۔ بیماری سے شفا اس کے ذریعہ ملتی ہے۔ دنیا کی تنگیاں مشکلات اس سے دُور ہوتی ہیں۔ دشمنوں کے منصوبے سے یہ بچالیتی ہے اور وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو پاک یہ کرتی ہے اور خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان یہ بخشتی ہے۔ گناہ سے نجات دیتی ہے اور نیکیوں پر استقامت اس کے ذریعہ سے آتی ہے۔ بڑا ہی خوش قسمت وہ شخص ہے جس کو دعا پر ایمان ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کو دیکھتا ہے اور خدا تعالیٰ کو دیکھ کر ایمان لاتا ہے کہ وہ قادر کریم خدا ہے۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 261-266 ایڈیشن 1984ء)

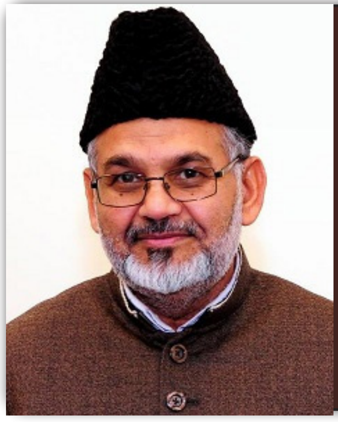

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں

قسط 48

دی انڈین ایکسپریس نے اپنی اشاعت 17 ستمبر 2010ء صفحہ 13 پر 3 تصاویر کے ساتھ بیت الحمید مسجد میں عید الفطر کی تقریب کی خبر شائع کی ہے۔

ایک تصویر میں احباب ایک دوسرے سے گلے مل رہے ہیں اور عید مبارک پیش کر رہے ہیں۔ ایک تصویر میں خاکسار خطبہ عید دے رہا ہے اور ایک تصویر میں ہمارے دو نوجوان اپنی فوجی وردی میں ہیں اور ان کے درمیان چوہدری مونس پگڑی اور اچکن پہنے کھڑے ہیں۔ مسٹر سام داؤد نے یہ خبر انڈین ایکسپریس کے لئے لکھی۔ اخبار لکھتا ہے کہ قریباً ایک ہزار احمدی احباب نے جو ساؤتھ کیلی فورنیا سے تعلق رکھتے ہیں مسجد بیت الحمید میں عید الفطر منانے کے لئے اکٹھے ہوئے۔ رمضان کے بعد یہ عید آئی ہے اور چاند کے حساب سے اس کی آمد کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

امام شمشاد نے عید کی نماز پڑھائی اور خطبہ عید دیا۔ امام نے اپنے خطبہ میں نصیحت کی کہ مسلمانوں کو سادہ زندگی اختیار کرنی چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ رمضان کی عبادتوں سے ان میں جو قناعت، عاجزی و انکساری اور شکر کے جذبات پیدا ہوئے ہیں انہیں بقیہ سارے سال کا حصہ زندگی بنائیں۔ اسی طرح روحانی فوائد جو حاصل ہوئے ہیں انہیں مزید مستحکم کریں۔

شمشاد نے کہا کہ 1400 سال پہلے بانی اسلام محمد ﷺ نے بتایا کہ رمضان میں شیطان کو بیڑیاں ڈال دینی چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ شیطان کو اب قید ہی رہنے دیں۔

خطبہ عید کے بعد احباب نے ایک دوسرے کو گلے مل کر عید کی مبارک باد دی۔

نیو یارک عوام نے اپنی اشاعت 17 ستمبر 2010ء صفحہ 10 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''کوئی ان ظالموں کو جا کر بتائے'' شائع ہوا۔ نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے پہلے آچکا ہے۔ اس میں خاکسار نے پاکستان میں اقلیتوں پر ہونے والے مظالم کے بارے میں بیان کیا ہے اور خصوصاً جماعت احمدیہ کے حوالہ سے کہ جماعت احمدیہ کے افراد پر سفاکانہ حملے کئے جارہے ہیں اور مئی میں ان کی دو مساجد پر حملے کر کے 90 سے زائد لوگوں کو مارا جاچکا ہے اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ اور اس کی وجہ حکومت پاکستان کے احمدیوں کے خلاف قانون ہے جس کی وجہ سے انہیں ان کے بنیادی حقوق سے محروم کیا جارہا ہے۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 18تا24 ستمبر 2010ء صفحہ B-3 پر ہماری عید الفطر کی تقریب کی خبر ایک تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان ہے ''رمضان کے اختتام کی تقریب''۔ تصویر میں ہمارے دو احمدی نوجوان فوجی وردی میں ہیں اور درمیان میں مونس چوہدری صاحب کھڑے ہیں (مونس چوہدری سیکرٹری تبلیغ تھے)

اخبار نے مختصراً لکھا کہ مسجد بیت الحمید میں جو کہ چینو میں واقع ہے۔ مسلمانوں نے عید الفطر منائی اور پھر تصویر کے بارے میں لکھا کہ کون ہیں۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 22 اکتوبر 2010ء صفحہ 14 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''کچھ سمجھنے اور کرنے کی باتیں'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

اس مضمون میں خاکسار نے بتایا ہے کہ اس معاشرہ میں ہر گھر، ہر گلی اور کوچے میں بے اطمینانی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ کچھ لوگ تو غربت کا شکار ہیں، کچھ سیاست کی وجہ سے اور کچھ مذہبی جنونیت کی وجہ سے، لوگ کہتے ہیں کہ ابھی دجال ظاہر نہیں ہوا خدا جانے ان کی نظر میں دجال اور اب کب ظاہر ہوگا۔

دنیا میں سب کچھ ملمع سازیاں، دھوکے، بے ایمانی، قتل و غارت، آفتیں، بے اطمینانی، ظاہر کر رہی ہیں کہ دجال ظاہر ہوگیا ہے اسے دوسرے لفظوں میں شیطانی افعال بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ شیطان اور دجال کے کام ایک ہی ہیں۔ اس کے بعد خاکسار نے قرآن کریم کی 5 آیات کا ترجمہ لکھا۔ جس میں شیطان کے بارے میں آیا ہے کہ

شیطان نے ہی آدم وحوا کو جنت سے بے دخل کرایا تھا پھر یہ کہ وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے، شیطان خدائے رحمان کا نافرمان ہے، شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے درمیان دشمنی اور بغض پیدا کر دے اور تمہیں ذکر الٰہی سے اور نماز سے غافل کر دے۔

قرآن کریم میں شیطان کا لفظ قریباً 67 جگہ آیا ہے۔ رمضان میں تو شیطان کو جکڑا جاتا ہے۔ غیر مسلم معاشرے کو تو جانے دیں خود مسلمان کہلانے والے ممالک میں شیطان کھلا ہوتا ہے۔

مہنگائی کا شیطان۔ پاکستان کے اخبارات اور ٹی وی چیخ چیخ کر پکار رہے ہیں کہ ملک میں مہنگائی ہوگئی ہے اور پھر لوگ منہ مانگی قیمت وصول کرتے ہیں کیا یہ شیطانی کام نہیں ہے۔ رمضان المبارک میں بھی ایسا ہی کیا جاتا ہے۔

رمضان ہی میں مساجد پر حملے ہوئے (تو کیا یہ رحمانی کام تھے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ) اس کے بعد خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کا واقعہ سناتے ہیں اسے درج کیا کہ جب ایک نوجوان دینی تعلیم حاصل کر کے واپس گھر جانے لگا تو استاد نے پوچھا کہ شیطان کا مقابلہ کس طرح کرو گے۔ شیطان سے بچنا ہے تو خدا تعالیٰ ہی سے مدد لینی پڑے گی۔

عائلی جھگڑوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں خاکسار نے عائلی جھگڑوں سے بچنے اور گھروں کو ٹوٹنے سے بچنے کے لئے حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ حضرت اماں جان کی نصائح لکھی ہیں جو آپ نے اپنی بڑی بیٹی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحب کو فرمائی تھیں۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 29 اکتوبر 2010ء صفحہ 14 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''کچھ سمجھنے اور کرنے کی باتیں'' کی دوسری قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے گھروں کے اجڑنے اور طلاق کے مسئلہ کو بیان کیا ہے کہ یہ خدا کی نظر میں حلال چیزوں میں سے زیادہ ناپسندیدہ ہے اور پھر 4-5 احادیث نبویہ بیان کی گئی ہیں جن میں عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور بیویوں کو بھی مردوں کا احترام اور ان کی بات ماننے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ ایک اور بات یہ بھی لکھی ہے کہ اکثر اوقات میاں بیوی تو پیار اور محبت سے رہنے کو تیار ہوتے ہیں لیکن والدین کے بے جا دخل اندازی سے بھی گھر اجڑ جاتے ہیں اور خاکسار نے پھر دعاؤں کی طرف اور اولاد کی صحیح تربیت کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 5 نومبر میں خاکسار کا مضمون بعنوان ''کچھ سمجھنے اور کرنے کی باتیں'' کی تیسری قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ اور ساتھ ہی ایک تصویر بڑی ساری مسجد نبویؐ کی بھی شائع کی ہے۔ اسی مضمون میں خاکسار نے سب سے اول وہ حدیث نقل کی ہے اولاد کی تربیت کے حوالہ سے جس میں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ بہترین تحفہ اگر کوئی والد اپنے بچے کو دے سکتا ہے تو وہ اس کو بہترین اخلاق سکھانے کا ہے۔ معاشرہ میں غور سے دیکھیں کہ والدین اپنے بچوں کی تربیت میں کس طرح کی غفلت کا شکار ہیں۔

1۔ بچے ٹی وی پر اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں اور والدین اس بات کو محسوس نہیں کر رہے۔

2۔ بچوں کو ماں باپ پیار اور لاڈ سے بگاڑ رہے ہیں، انہیں بے تحاشا کھلونے خرید کر دینے کی وجہ سے وہ ہر وقت کھلونوں میں کھیلتے رہتے ہیں۔

3۔ ماں باپ بچوں کو فون بھی لے کر دے رہے ہیں خواہ بچوں کو ضرورت ہے یا نہیں؟

4۔ بچوں کی دینی حالت کمزور ہے۔ اکثر کو تو نماز ہی نہیں آتی ہوگی۔ جن کو آتی ہے وہ ترجمہ پڑھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ نہ ہی قرآن آتا ہے اور نہ ہی اسلامی تعلیمات کا پتہ ہے۔ بلکہ کئی بڑوں کو بھی کلمہ صحیح طور پر پڑھنا نہیں آتا۔ بچوں کو کیا آئے گا اور نہ اس کا صحیح ترجمہ آتا ہے۔ یہ پاکستانی معاشرے کا نقشہ ہے۔

یہ باتیں لکھ کر خاکسار نے والدین کو توجہ دلائی ہے کہ وہ بچوں کی تربیت سے غفلت نہ برتیں، بچوں کو وقت دیں۔ ان کے ساتھ وقت گزاریں ان کے مسائل کو جاننے کی کوشش کریں۔

جن چیزوں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اگرچہ وہ اچھی بھی ہیں۔ ٹی وی کا استعمال بھی اچھا ہے، فون کا استعمال بھی اچھا ہے۔ ان کا غیر ضروری اور ضرورت سے زیادہ استعمال نقصان دہ ہے۔ مخرب اخلاق ہے اور پھر یہی شیطانی کام بن جاتے ہیں۔

اس کے بعد خاکسار نے سادہ زندگی اپنانے کی طرف مضمون میں توجہ دلائی ہے اور خبار نے اسے ہائی لائٹ کر کے بھی لکھا ہے کہ

''سادہ زندگی اختیار کرنے کے لئے جتنا زور بھی لگایا جائے جتنی مرتبہ بھی یاد دہانی کرائی جائے پھر بھی کم ہے''

اور خصوصاً آج کل کے حالات ہیں جبکہ ساری دنیا میں اقتصادی اور معاشی بحران ہے۔ بچت کرنے کی راہیں اختیار کرنی چاہئیں اور یہ صرف اور صرف سادہ زندگی اختیار کر کے ہی ہوسکتا ہے۔

لوگ دوسرے لوگوں کی ریس کرتے ہیں خصوصاً خواتین۔ وہ اسی میں بڑا پن سمجھتی ہیں کہ جس طرح لوگوں کے گھروں میں صوفے سیٹ اور استعمال کی مہنگی چیزیں ہیں۔ ان کے گھروں میں بھی ویسی ہی ہونی چاہئیں جس سے پھر قرضہ لیا جاتا ہے یا کریڈٹ کارڈ پر ادھار چڑھا کر سود در سود رقم ادا کی جاتی ہے اور انسان قرضے تلے دبا چلا جاتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کی سادہ زندگی کا واقعہ بھی یہاں درج کیا ہے کہ

آپ چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔جسم مبارک پر اس کے نشان تھے۔حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ کیوں نہ ہم آپ کے لئے گدیلا بنادیں فرمایا مجھے دنیا سے کیا غرض میں مسافر کی طرح ہوں اس دنیا میں۔آپ کے گھر میں کئی کئی دن آگ روشن نہ ہوتی تھی۔کھجور اور پانی پر گزارا ہوتا تھا۔ اس لئے آخر میں سب کو سادہ زندگی، لباس میں، کپڑوں میں، کھانے میں، زیورات وغیرہ میں اپنانے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے بھی اپنی انہیں تاریخوں کی اشاعت میں خاکسار کے اس مضمون بعنوان ''کچھ سمجھنے اور کرنے کی باتیں'' کی تینوں اقساط شائع کی ہیں اور نفس مضمون وہی ہے۔

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 23 ستمبر 2010ء میں ہماری دو تصاویر کے ساتھ عیدالفطر کی خبر شائع کی ہے۔ایک تصویر میں ہمارے دو نوجوان فوجی وردی میں اور درمیان میں مونس چوہدری صاحب اور نیچے خاکسار خطبہ عید دیتے ہوئے سامعین سامنے بیٹھے ہیں۔ عیدالفطر کی خبر قریباً وہی ہے جو اس سے قبل گزر چکی ہے۔

Penny Saver USA نے 22 ستمبر 2010ء کی اشاعت میں صفحہ اول پر سپینش زبان میں ہمارا اشتہار شائع کیا ہے۔یہ سارا رنگین صفحہ ہے۔جس پر مسجد بیت الحمید کی تصویر ہے۔جماعت کا تعارف، نمازوں کے اوقات اور لٹریچر کے حاصل کرنے کے لئے معلومات دی گئی ہیں۔اور ''مسلم فار پیس'' سپینش زبان میں لکھا گیا ہے نیز محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 24 تا 30 ستمبر 2010ء صفحہ 18 پر پورے ایک صفحہ کی ہماری عیدالفطر کی خبر 7 تصاویر کے ساتھ شائع کی ہے۔تصاویر میں برادر علیم دو الگ الگ بھائیوں کو گلے مل رہے ہیں۔ایک تصویر میں احباب کھانا کھا رہے ہیں۔دو تصاویر میں لوگ خطبہ عید سن رہے ہیں اور ایک تصویر میں خاکسار پوڈیم پر ہے اور خطبہ عید دے رہا ہے۔

www.AlAkhbar-USA.com

Ahmadiyya Khalifa Makes Historic First Visit to Southern California

خبر کا عنوان اس طرح ہے:

اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت پیدا کر دے، ہماری اصلاح کر دے، ہمیں سلامتی کی راہوں پر چلا (حدیث نبویؐ)

''عید سادگی سے مناؤ، بچت سے پاکستان میں سیلاب اور دہشت گردی سے متاثر لوگوں کی مدد کریں'' امام شمشاد ناصر

خاکسار کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ مسجد بیت الحمید میں عید انتہائی سادگی لیکن اللہ تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجا لاتے ہوئے ادا کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں رمضان سے استفادہ کی توفیق دی۔ایک ہزار لوگوں نے عید کی نماز میں شرکت کی۔خطبہ عید میں امام شمشاد ناصر نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے رمضان کے آنے پر شیطان زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اب رمضان تو ختم ہو چکا ہے لیکن شیطان جکڑا ہی رہنا چاہئے۔ اسے مت کھولیں۔کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے شیطان کے قدموں پر مت چلو یاد رکھو شیطان بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

امام شمشاد نے بتایا کہ آج کل شیطانی حملے انٹرنیٹ کے ذریعہ بھی ہو رہے ہیں، کئی گھر اس سے برباد ہو رہے ہیں۔کئی لوگ نماز بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں، حج بھی کرتے ہیں مگر کاروبار میں ہر قسم کا دھوکہ دیتے ہیں یہ سب شیطانی کام ہیں اور شیطان انہیں راہ راست سے ورغلا رہا ہے۔

امام شمشاد نے بتایا کہ اس زمانے کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں سادہ زندگی بھی اپنانی چاہئے۔

ہر دکان پر بے شمار اچھی چیزیں نظر آتی ہیں۔لیکن سب کو خریدا نہیں جا سکتا۔مستورات جب بازار جاتی ہیں تو وہ چیزیں بھی بعض اوقات خرید لاتی ہیں جن کی فی الوقت ضرورت نہیں ہوتی۔اپنی الماریوں کو دیکھ لیں کس قدر بھری ہوئی ہیں اور بعض چیزیں تو پرانی ہو جانے پر پھینک دی جاتی ہیں۔یہ سب فضول خرچی ہے اور ضیاع بھی۔اس وقت بہت زیادہ بچت کرنے کی ضرورت ہے تا ہم ان بھائیوں کی مدد کر سکیں جو پاکستان میں سیلاب کی وجہ سے متاثر ہوئے ہیں یا دہشت گردی کا نشانہ بنے ہیں۔بعض گھروں میں بیویوں یا خاوندوں کی وجہ سے عائلی جھگڑے ہو رہے ہیں، چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناسمجھی کی وجہ سے شیطانی اثرات کے تحت طلاق کی نوبت آرہی ہے۔ان شیطانی حملوں سے بچاؤ کی صرف اور صرف ایک ہی تدبیر ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے مدد مانگی جائے اور رو رو کر اس کے حضور دعا کی جائے کہ وہ ان شیطانی حملوں سے بچائے۔

خاکسار نے وہ حدیث نبوی کی دعا لکھی ہے جو خبر کا عنوان ہے۔

ہفت روزہ پاکستان پوسٹ نے اپنی اشاعت 30 ستمبر تا 6 اکتوبر 2010ء صفحہ 1 پر رنگین ایک خبر شائع کی ہے جس کا عنوان ہے۔

''دوستو یہاں بھی خطرہ پہلے اپنوں سے ہے''

اس خبر میں عامر لیاقت حسین کے بارے میں بیان کیا گیا ہے اور کچھ اور باتوں کے علاوہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ

ٹیلی ویژن پر احمدیوں کو واجب القتل قرار دینے کا فتویٰ دے کر 13 احمدیوں کے خون سے ہاتھ رنگنے والے عامر حسین کو ان امریکن پاکستانیوں نے مدعو کیا جو امریکی جمہوریت کی دی ہوئی نعمتوں سے مستفید ہوتے ہیں مگر اس پر شکر نہیں کرتے۔امریکی ڈالروں کے ذریعہ پاکستانی حکمرانوں کے ستائے ہوئے مظلوم انسانوں کی مدد کرنے والے آخر کب سوچیں گے کہ جن کے گمراہ کن پراپیگنڈے نے پاکستان تباہ کر دیا اب وہ امریکی پاکستانیوں کے درپے ہیں۔اخبار نے اس خبر میں مزید یہ لکھا۔ تفصیلات کے لئے آفاق خیالی کے کالم میں پڑھئے اور فیصلہ کیجئے ہم اپنے بچوں کے مستقبل کے لئے کیسے کیسے خوبصورت مگر اندھے گڑھے اور کنویں کھودنے میں مصروف ہیں۔'' (صفحہ اول)

انڈیا پوسٹ نے اپنی 24 ستمبر 2010ء کی اشاعت صفحہ 23 پر ہماری عیدالفطر کی خبر شائع کی ہے۔جس کا عنوان ہے۔

احمدیہ جماعت نے رمضان کا اختتام منایا

اخبار لکھتا ہے کہ مسجد بیت الحمید میں ایک ہزار کے قریب مرد و زن علاقہ جات سے عیدالفطر کی تقریب اور اختتام رمضان منانے کے لئے جمع ہوئے۔اسلام میں رمضان اور عید کے لئے چاند کی تاریخ سے حساب لگایا جاتا ہے اور ہر سال رمضان دس دن پہلے آتا ہے۔

امام شمشاد نے خطبہ عید میں تمام احباب کو خصوصاً امراء کو سادگی اختیار کرنے اور پاکستان میں سیلاب سے متاثرہ اور دہشت گردی سے متاثرہ افراد کی دل کھول کر مدد کرنے کی اپیل کی۔

امام شمشاد نے بانی اسلام کے حوالہ سے بتایا کہ اس ماہ (رمضان المبارک) شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔تو اب رمضان کے بعد شیطان کو نہ کھولیں یہ ہمارا سب کا کھلا دشمن ہے۔

خطبہ عید کے بعد تمام لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عید مبارک کہتے ہوئے گلے ملے اور سب نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ انہیں رمضان میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور اس کا قرب حاصل کرنے کی توفیق ملی۔سب کی ریفریشمنٹ سے بھی تواضع کی گئی۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 30 ستمبر 2010ء صفحہ 14 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآن ہے'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔اس مضمون کی ابتداء خاکسار نے واشنگٹن پوسٹ میں ایک خط شائع ہونے کے ساتھ کی ہے۔جس میں ایک انگریز عیسائی نے لکھا کہ 9/11 کے بعد ہمارے چرچ کی پادری کو امام شمشاد نے قرآن کریم کا تحفہ دیا اور اب جبکہ فلوریڈا میں ایک پادری قرآن کریم کو جلائے جانے کے بارے میں کہہ رہا ہے تو مذہبی رواداری کی مثال قائم کرتے ہوئے ہماری پادری Rev Liz نے یہ قرآن کریم کا تحفہ چرچ کی نوزائیدہ لائبریری کو دے دیا ہے۔خاکسار نے اس پر ہر دو کا شکریہ بھی ادا کیا (خط لکھنے والے اور پادری صاحبہ کا)

خاکسار ان کا شکریہ ادا کرنے کے ئے ان کے چرچ گیا اس دن 19 ستمبر تاریخ تھی اور اتوار کا دن۔جب خاکسار چرچ کے اندر داخل ہوا تو پادری صاحبہ اپنا لیکچر دے رہی تھیں۔(انہیں خاکسار کے آنے کے بارے میں علم نہ تھا) انہوں نے اسی وقت اپنا لیکچر چھوڑا اور خاکسار کا والہانہ استقبال کیا۔اپنے پوڈیم سے نیچے اتر کر دروازے پر تشریف لائیں اور چرچ کی فرنٹ سیٹ کی کرسیوں پر بٹھایا اور پھر اپنا خطاب شروع کیا اور پھر اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی 9/11 کی خدمات کو بیان کیا اور پھر خاکسار کو پوڈیم پر بلا کر کچھ کہنے کا اظہار کیا۔

اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے انہیں بتایا کہ اسلام سوائے امن، محبت اور پیار اور رواداری کے اور کچھ نہیں ہے۔ہم جب آپ کو اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کہتے ہیں تو یہ بھی اس بات کی ضمانت دے رہے ہوتے ہیں کہ ہم آپ کے لئے امن اور محبت کے ضامن

بقیہ صفحہ 12 پر

پروفیسر مجید احمد بشیر

بگ بینگ سے بگ کرنچ تک

قرآن اور سائنس کی رو سے

قسط سوم - آخری

تسلسل کے لئے دیکھیں الفضل آن لائن مؤرخہ 11 جون 2022ء

بگ بینگ سے آگے؟ Beyond the Big Bang

از سر نو جنم لینے والی کائنات کا خیالی نقشہ

تقریباً تمام ماہر فلکیات اس بات پر تو متفق ہیں کہ کائنات مسلسل پھیل رہی ہے۔ اس کے بعد کیا ہو گا یہ ایک معمہ ہے۔خوش قسمتی سے اس وقت ہمارے پاس تین ہی ممکنات ہیں۔ یا تو کائنات ہمیشہ ہی کھلی رہے۔یعنی Open Universe.یا یہ کہ یہ کائنات چپٹی ہو یعنی Flat Universe یا پھر بند کائنات یعنی Close Universe۔

Open Universe کے منظرنامے پر یہ کائنات مستقل طور پر پھیلتی رہے گی اور جیسے جیسے یہ پھیلتی جائے گی مادہ لطیف سے لطیف ہو کر پھیلتا چلا جائے گا اور بالآخر کہکشائیں اپنا مزید نئے ستارے بنانے والا خام مال ختم Exhaust کر دیں گی۔ اور موجود ستارے بجھنا شروع کر دیں گے۔اور کہکشائیں بجائے آگ کے بگولوں کے مٹی اور مردہ ستاروں سے بھرے ہوئے تابوتوں میں بدل جائیں گی۔ یہ وہ مقام ہے جہاں کائنات اندھیروں میں ڈوب جائے گی اور اتنی ٹھنڈی ہو چکی ہو گی کہ بدقسمتی سے ہمارے رہنے کے قابل نہیں رہے گی۔

جہاں تک چپٹی کائنات کا تعلق ہے آپ ایک کیرم کی گوٹی کو دیکھ لیں کہ اس کو آپ انرجی دیتے ہیں اور وہ لکڑی کے تختے پر سلائڈ کرتی ہے۔ اسی طرح کی ایک لامتناہی لمبی سطح ذہن میں لائیں جس پر ماربلز رول کر رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ رگڑ سے وہ آہستہ ضرور ہو جائیں لیکن وہ ایک لمبے عرصہ تک اس کے اوپر چلتے رہیں اور بالآخر آرام سے کہیں کھڑے ہو جائیں۔ یہ ہے وہ نقشہ فلیٹ کائنات کا۔ بگ بینگ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی تمام انرجی ختم ہو جائے گی اور ایک توازن پیدا ہو گا اور پھر مستقبل بعید میں کہیں جا کر رک جائے گی۔ یہ بھی اوپن یونیورس کی ہی ایک اور قسم بن جاتی ہے کیونکہ حقیقتاً اس مقام تک پہنچنے کے لئے ایک لمبا اور لامتناہی عرصہ لگے گا۔

جہاں تک Closed Universe کا تعلق ہے تو آپ نے bungee jumpers کو دیکھا ہو گا۔ ان کے ساتھ ایک elastic cord بندھا ہوتا ہے۔ جب وہ چھلانگ لگاتے ہیں تو پہلے تو ان کی رفتار بہت تیزی سے بڑھتی ہے لیکن جیسے ہی وہ اس رسی کو کھینچنا شروع کرتے ہیں جس سے وہ بندھے ہوتے ہیں تو آہستہ آہستہ ان کی رفتار کم ہونی شروع ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ ایک لمحے کے لئے رک جاتا ہے just for a moment اور پھر چونکہ وہ رسی اس سے زیادہ ٹینشن نہیں لے سکتی آپ کو واپس جھٹکے کے ساتھ اوپر کھینچ لیتی ہے۔

ماہرین فلکیات کا خیال ہے کہ closed universe بالکل اسی طرح ہی کام کرے گی۔ اس کے پھیلاؤ کی رفتار کم ہو جائے گی یہاں تک کہ یہ اپنے maximum سائز تک پہنچ جائے گی اور پھر اس کی واپسی کا عمل شروع ہو گا۔ جیسے جیسے سائز کم ہو گا اس کی کثافت بڑھے گی یہ مزید گرم ہوتا چلا جائے گا اور سائز کم ہوتے ہوتے واپس اپنے عدم تک پہنچ جائے گی۔ یعنی infinitely hot,infinitely dense singularity کی شکل اختیار کر لے گا۔ یعنی جہاں سے ہم چلے تھے واپس وہیں پہنچ جائیں گے۔

Closed universe آہستہ آہستہ بتدریج big crunch کی طرف بڑھے گی۔ بگ بینگ کے بالکل مخالف۔

لیکن اس میں کتنی حقیقت ہے یا ہم کیسے جان پائیں کہ closed universe ہی ہمیں بگ کرنچ کی طرف لے جا رہی ہے۔ اوپن اور فلیٹ universe کیوں نہیں۔

تو اس کے لئے ماہرین فلکیات نے کئی قسم کے نظریات اور اندازے پیش کئے ہیں۔ انہیں قیاسی تخمینہ یا educated guesses کہہ سکتے ہیں۔

یہ جاننے کے لئے کہ کیا کائنات ہمیشہ کے لئے پھیلتی چلی جائے گی، کہیں رکے گی یا دوبارہ سکڑتی ہوئی واپس عدم تک آئے گی یہ جاننا ضروری ہے کہ دو بڑی قوتوں، کشش ثقل اور بگ بینگ کی قوتوں میں سے آفاقی کھینچا تانی tug-of-war میں کونسی قوت جیتے گی۔ ایک تو بینگ پارٹ ہے بگ بینگ کا۔ یعنی وہ دھماکہ جس نے کائنات کو غلیل کی طرح چاروں طرف اچھال دیا۔ اور دوسری قوت ہے gravity یعنی کشش ثقل کی جس سے چیزیں ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ اگر کائنات میں gravity کی قوت زیادہ ہو گی اور پھیلاؤ کی طاقت پر غالب ہو گی تو اس کا لازمی نتیجہ سکڑاؤ ہے اور اگر نہیں تو پھر یہ کائنات مسلسل وسعت پذیری کی طرف گامزن رہے گی۔

تو کیا ہم اس قوت کی صحیح طور پر پیمائش کر سکتے ہیں؟

گو ماہرین فلکیات یہ تو جانتے ہیں کہ کائنات مسلسل پھیل رہی ہے لیکن وہ صحیح طور پر یہ پیمائش نہیں کر سکتے کہ اس پھیلاؤ کے لئے کونسی قوت زیادہ ذمہ وار ہے۔ بلکہ وہ اس کوشش میں ہیں کہ کائنات کی Density یعنی کثافت معلوم کر لیں اور یہ جتنی زیادہ ہو گی اتنا ہی کشش ثقل بھی زیادہ ہو گی۔ اگر اس اصول کو دیکھیں تو اس کی کوئی حد تو ہونی چاہئے یعنی threshold - a critical limit اور یہ فیصلہ کرے گی کہ کیا کشش ثقل اتنی ہے کہ وہ پھیلاؤ کو روک کر ہر چیز کو واپس اپنے ارد گرد یا اپنی طرف کھینچنا شروع کر دے۔ اور پھیلنے کی بجائے سکڑنے کا عمل شروع ہو جائے۔ اس کے لئے ماہرین فلکیات نے حساب کے قوانین بھی بنائے ہیں۔

علم کائنات کے ماہرین کے مطابق اس وقت کہکشاؤں میں یعنی ستاروں اور سیاروں میں موجود مادہ اتنا نہیں ہے کہ اس سے پھیلاؤ کا عمل رک سکے۔ یعنی Open Universe کا نظریہ کہ کائنات مسلسل پھیلتی چلی جائے گی زیادہ مقبول ہونا چاہئے۔ لیکن سائنسدانوں کا خیال ہے کہ کائنات میں کچھ اس قسم کا مادہ بھی موجود ہے جو دیکھا نہیں جا سکتا۔ یہ وہ dark matter ہے جو شاید کائنات میں کشش ثقل کو اتنا بڑھانے کا باعث بن جائے کہ کائنات کے سکڑنے کے عمل کی وجہ ہو۔

حال ہی میں ماہرین فلکیات نے کچھ مشاہدات کئے ہیں جس سے پتہ چلا ہے کہ کائنات میں کوئی اور ایسی ان دیکھی چیز بھی ہے جسے dark energy کا نام دیا گیا ہے۔ کیا یہ dark energy کائنات کے انجام پر گہرا اثر مرتب کرے گی؟ یہ تو وقت ہی بتائے گا۔

کہتے ہیں کہ gravity کے برعکس، جو کہ کائنات کے پھیلاؤ کی رفتار کو کم کرتی ہے dark energy اس کے پھیلاؤ میں مدد و معاون ہے۔

ایک اندازے کے مطابق 73 فیصد dark energy ہے۔ dark matter اس کا 23 فیصد ہے اور عام مادہ۔ جو کہ ہم دیکھ سکتے ہیں۔ وہ معمولی سا صرف 4 فیصد ہے۔ اس قسم کے اعداد و شمار اور یہ کہ dark energy جو کہ ایک ایسی قوت مہیا کرتی ہے جو کائنات کے پھیلاؤ کا سبب بنتی ہے۔ ہمارے لئے یہ کہنا آسان ہو گا کہ بگ کرنچ کبھی ہو ہی نہیں سکتا۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ مشہور زمانہ سائنسدان البرٹ آئن سٹائن نے dark energy کے وجود کا پتہ آج سے ایک سو سال قبل 1917ء میں ہی لگا لیا تھا۔ اگرچہ اس نے اس کو یہ نام نہیں دیا تھا اور بعد میں اس کو اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی قرار دیتے ہوئے اپنے اس نظریہ کو چھوڑ بھی دیا تھا۔ لیکن اب سائنسدان حیران ہیں کہ شاید آئن سٹائن درست ہی تھا؟ بہر حال اب ہم اس بات کا کھوج لگانے کی کوشش کریں گے کہ کچھ لوگ بگ کرنچ کے نظریہ کو اب بھی کیوں اتنی اہمیت دیتے ہیں اور یہ بھی دیکھیں گے کہ یہ محض کائنات کا اختتام ہی نہیں بلکہ ایک نئی کائنات کا آغاز بھی ہے۔

ظاہر ہے کائنات کے اختتام کے بارہ میں کوئی واضح پیشگوئی کرنا آسان بات نہیں ہے۔ لیکن ایک لمحے کے لئے اگر خیال کر لیا جائے کہ کائنات کی density اپنی اس حد critical value سے جو کہ کائنات کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے کافی ہے، اس سے تجاوز کر چکی ہے۔ یہ بگ کرنچ کا سبب بن سکتا ہے جو کہ ایک لحاظ سے وی سی آر کے ریوائنڈ بٹن کو دبانے کے برابر ہے۔ اور جب gravity کائنات میں ہر چیز پر اثر انداز ہو گی تو کہکشاؤں کے جھنڈ ایک دوسرے کے قریب آتے جائیں گے اور کہکشائیں ایک دوسرے میں ضم ہونا شروع ہو جائیں گی حتیٰ کہ اربوں سال بعد ایک بہت بڑی کہکشاں mega-galaxy معرض وجود میں آئے گی۔ آپ یہ سمجھ لیں کہ یہ کہکشاں ایک بہت ہی بڑا کڑاہا ہے جس کے اندر ستارے تاش کے پتوں کی طرح ملائے جا رہے ہوں اور اس عمل میں وہ اتنی گرمی پیدا کریں کہ درجہ حرارت ہمارے سورج کے درجہ حرارت سے بھی بڑھ جائے اور آخر کار ستارے پھٹ جائیں اور اس سے بلیک ہولز جنم لیں پہلے ذرا آہستہ اور پھر تیزی کے ساتھ۔ اور جیسے جیسے اختتام قریب ہوتا جائے، یہ سیاہ شگاف ہر چیز کو تیزی کے ساتھ اپنے اندر کھینچ لیں۔ حتیٰ کہ یہ تمام بلیک ہولز ایک دوسرے میں ضم کر جائیں اور ایک بہت ہی بڑا دیو ہیکل جیسا بلیک ہول بن جائے جو کہ ساری کائنات کو اپنے اندر کھینچ کر اس طرح بند کر لے جیسے drawstring bag کی ڈوری کھینچ کر بیگ بند ہو جاتا ہے۔ آخر کار کچھ بھی نہیں رہے گا سوائے ایک super-hot,super-dense singularity کے۔ جو کہ ایک اور کائنات کے لئے بیج ہو گا۔ بہت سے

سائنسدان اس خیال سے اتفاق کرتے ہیں کہ یہ بیج "big bounce" میں دوبارہ اُگے گا اور سارا پراسس پھر سے شروع ہوجائے گا۔

کیا ہی خوب تفسیر کی ہے سائنسدانوں نے اس قرآنی ارشاد کی کہ:

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ (الانبیاء:105)

جس دن ہم آسمان کو لپیٹ دیں گے جیسے دفتر تحریروں کو لپیٹتے ہیں جس طرح ہم نے پہلی تخلیق کا آغاز کیا تھا اس کا اعادہ کریں گے یہ وعدہ ہم پر فرض ہے یقیناً ہم یہ کر گزرنے والے ہیں۔

اس آیت میں زمین و آسمان کی صف لپیٹ دینے کا ذکر ہے۔ اور ساتھ ہی یہ ذکر بھی فرمادیا گیا ہے یہ ہمیشہ کے لئے نہیں بلکہ اسی کائنات سے جو کہ عدم میں ڈوب جائے گی، نئی کائنات پیدا کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ اس کا اعادہ کرتا رہے۔

(تعارفی نوٹ سورۃ الانبیاء بحوالہ قرآن کریم اردو ترجمہ کے ساتھ از حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ صفحہ 542)

اس کو اگر قرآن میں سورۃ الانبیاء کی آیت 31 کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے جس میں کائنات کے آغاز کا ذکر ملتا ہے تو ایک بڑی خاص پیشگوئی کے ساتھ اس کا ذکر ہے کہ اس کے مشاہداتی ثبوت غیر مسلمانوں کے ذریعہ اکٹھا ہوں گے اور اس آیت کا خاتمہ بھی انہیں الفاظ سے ہوتا ہے کہ یہ سارا کچھ جاننے کے بعد بھی کیا تم ایمان نہیں لاؤ گے؟

آخری بلیک ہول کائنات کے بچے کھچے مادہ کو نگل جائے گا۔ جونہی یہ مادہ واقعاتی افق (Event Horizon) کے قریب پہنچتا ہے تو سکڑ کر ایک فیتے کی شکل اختیار کر جاتا ہے جو اس گڑھے میں غرق ہونے سے پہلے، گڑھے کی گردش کے باعث اس کے گرد چکر لگانے لگتا ہے۔ اس سے انسان کے ذہن میں فوراً ایک کاتب کے گول پارچے لپیٹنے کا تصور ابھرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس آیت میں کائنات کے اختتام کو کاتب کے بہی کھاتوں کے لپیٹنے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ زاویائی معیار حرکت Angular Momentum کی بہترین عکاسی کرتی ہے جب یہ کائنات ایک باریک ربن کی طرح گھومتے ہوئے بلیک ہول (قعراء سودا) میں داخل ہوتی چلی جاتی ہے۔ گھومتا ہؤا ستارہ اپنی ہی کشش ثقل کی وجہ سے چھوٹا ہوتے ہوئے اور زمان و مکان کی ہیئت کو تبدیل کرتے ہوئے ایک گھومتے ہوئے بلیک ہول (قعراء سودا) میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ بلیک ہول (قعراسودا) کے گرد کشش ثقل کی فصیل بن جاتی ہے جس میں سے روشنی تک باہر نہیں آسکتی۔ اس کے قریب ہر طرح کا مادہ اس کی طرف کھنچتا چلا جاتا ہے۔ اور جوں جوں خلا سے مادہ اس میں گرتا ہے توں توں کشش ثقل اور برقی مقناطیسی Electromagnetic دباؤ میں اضافہ کے باعث یہ مادہ ایک ربن کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور بجائے کسی اور شکل میں تبدیل ہونے کے، تیزی کے ساتھ گھومتے ہوئے بلیک ہول کے گرد لپیٹا جاتا ہے۔

اس آیت میں یہ پیشگوئی بھی فرمادی گئی ہے کہ ایک طرف سے بلیک ہول میں داخل ہونے کے بعد یہ مادہ ایک نئی کائنات کی صورت میں دوسری طرف سے برآمد ہوگا۔ اس آیت میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ بلیک ہول (کالا شگاف) میں ڈوب جانے کے بعد اِس کائنات سے ایک نئی کائنات پیدا کی جائے گی۔ کائنات از سر نو ایک وائٹ ہول (White Hole) سے دوبارہ جنم لے گی اور ایک صبح نو کا آغاز ہوگا۔ وائٹ ہول دراصل ایک سائنسی اصطلاح ہے جو اسی قسم کے تخلیقی واقعہ پر اطلاق پاتی ہے۔ یہ بعینہٖ سائنسی تصریح تو نہیں ہے بلکہ از سر نو جنم لینے والی کائنات کا خیالی نقشہ ہے۔

(تخلیق کائنات کا اعادہ، تصویری تصریح، الہام عقل علم اور سچائی از حضرت مرزا طاہر احمدؒ صفحہ 254-255)

الغرض قرآن کریم کی اس آیت میں ایک نئی کائنات کی تخلیق کا وعدہ دیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں موجود اس عظیم دعویٰ کی تصدیق ابھی موجودہ انسانی علم کی دسترس سے باہر ہے گو اس بارہ میں بعض مفروضے اس سمت میں رہنمائی کرتے نظر آتے ہیں۔ لیکن یہ جان کر ہر کوئی حیرت کے سمندر میں غرق ہو جاتا ہے کہ یہ علم عرب کے صحراء میں ایک اُمّی انسان کو ساتویں صدی عیسوی میں وحی کیا گیا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

''بلیک ہول میں گم کائنات ایک بار پھر اندھیرے سے باہر آ جائے گی اور تخلیق کا یہ عمل ایک بار پھر شروع ہو جائے گا۔ قرآن کریم کے مطابق کائنات کے سکڑنے اور پھیلنے کا عمل ایک جاری عمل ہے۔ تخلیق کے آغاز اور اس کے انجام سے متعلق قرآنی نظریہ بلا شبہ غیر معمولی شان کا حامل ہے..... لیکن یہ دیکھ کر انسان ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے کہ تخلیق سے دہرائے جانے کے متعلق یہ اتنے ترقی یافتہ نظریات آج سے چودہ سو سال قبل صحرائے عرب کے اُمی ﷺ پر بذریعہ وحی منکشف فرمائے گئے تھے۔''

(قرآن کریم اور کائنات۔ بحوالہ الہام، عقل، علم اور سچائی از حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ صفحہ 264-265)

اس ضمن میں درج ذیل آیات بھی پیش کی جاتی ہے۔

فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوۡمِ ۝ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عَظِيۡمٌ ۝ (الواقعہ:76-77)

مفردات میں مَوٰقِعِ النُّجُوۡمِ سے مراد ستاروں کی منازل لیا گیا ہے۔ عربی میں مَوَاقِعَ کا مطلب ٹوٹنا کے اور ستاروں کے گرنے کی جگہ بھی لیا گیا ہے۔ مَوٰقِعِ النُّجُوۡمِ سے مراد ستاروں کے جھرمٹ یا Shooting of stars کے بھی کئے جاتے ہیں۔

(قرآن کریم کے مشکل الفاظ کے معنیٰ از مولانا بشیر احمد قمر)

یہاں یہ بات اہم ہے کہ کائنات میں ایسے مقامات موجود ہیں جنہیں سائنسدان ''ستاروں کی منازل'' یا سفید غار یا شگاف (White Holes) یا کوثرز Quasars سیاہ غار (Black Holes) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ گو یہ جگہیں یا مواقع ستاروں کی خصوصیات تو نہیں رکھتیں۔

وائٹ ہول بے پناہ توانائیوں کا ذخیرہ ہوتا ہے جو ان توانائیوں کو کائنات میں مختلف مقامات کی طرف چھوڑی جاتی ہے جو لاکھوں نوری سالوں کے فاصلوں تک پہنچتی ہیں۔ یہ کوثریں اتنی قوت کی مالک ہوتی ہیں کہ یہ کہکشاؤں یا اربوں ستاروں کا جھرمٹ بناتی ہیں۔ اور کہکشاؤں کا بیج تصور کی جاتی ہیں جن سے مزید اجرام فلکی نکلتے ہیں۔

جبکہ بلیک ہول ایک مرتا ہوا ایسا ستارہ ہے جس کا ثقلی انہدام اتنا شدید ہوتا ہے اور اس حد تک جاری رہتا ہے جہاں تمام مادہ اور توانائی ایک نہ نظر آنے والے نقطہ یا اکائی (Singularity) تک سکڑ جاتا ہے۔ یہ اس کے نزدیک سے گزرنے والی ہر چیز کو جس میں ستارے اور تابکاری شعائیں بھی شامل ہیں یعنی تمام مادی اشیاء اور وقت کو کھینچ کر اپنے اندر چھپالیتا ہے۔ یعنی اس کے قرب میں وقت بھی اچانک تحلیل ہو جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں بلیک ہول کو ایک ستارے کا پر اسرار مقبرہ کہا جا سکتا ہے۔ جہاں ثقلی انہدام کے نتیجے میں ہر شے ان کی نزدیکی میں فنا ہو کر غائب ہو جاتی ہے۔

بلیک ہول کے بارہ میں سائنسدانوں کا خیال ہے کہ یہ زمین سے ایک خاص فاصلہ پر موجود ہوتے ہیں اور انتہائی ثقلی قوت کے باعث ان تمام زائد توانائیوں، جو ستاروں کے جھرمٹوں اور ثریا سے نکلتی ہیں، کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں۔

کائنات کے اختتام کے بارہ میں صرف یہی ایک ہی نظریہ نہیں ہے۔ پرنسٹن یونیورسٹی کے پال سٹین ہارٹ Paul J. Steinhardt اور کیمبرج یونیورسٹی کے نیل ٹیورک Neil Turok کی سربراہی میں چند ماہرین کائنات نے ابھی حال ہی میں یہ تحقیق کی ہے کہ big chill کو big crunch سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ ان کے خیال میں اس کائنات کا آغاز بگ بینگ سے ہوا جس کے بعد آہستہ آہستہ اس کائنات کا پھیلاؤ ہوا جس کے ساتھ بتدریج dark energy بننا شروع ہوئی۔ دراصل ہم اس وقت اس سٹیج سے گزر رہے ہیں۔ جو آگے ہوگا اس کے بارہ میں کئی قسم کی قیاس آرائیاں ہیں۔ لیکن ان کا خیال ہے کہ کائنات میں dark energy جمع ہوتی چلی جائے گی اور جیسے جیسے یہ ہوگا کائنات کے پھیلاؤ میں مزید تیزی آتی چلی جائے گی۔ اور یہ پھیلاؤ کہیں رکے گا نہیں بلکہ کھربوں سال تک جاری رہے گا یہاں تک کہ کائنات میں موجود تمام مادہ اور توانائی اس حد تک پھیل جائے گا کہ ہماری کائنات ٹوٹ کر کئی کائناتوں میں بکھر جائے گی۔ اور یہ جو پر اسرار dark energy ہے واپس ان کائناتوں میں عام مادہ اور توانائی میں بدل جائے گی۔ جو کہ کئی اور بگ بینگ کا محرک بن جائے گا اور پھیلاؤ کے ایک اور دور کا دوبارہ آغاز ہوگا۔

بہرحال تین نظریات ہیں کائنات کے اختتام کے حوالے سے جو کہ سائنسدان پیش کرتے ہیں:

1. بگ کرنچ جس کے مطابق یہ کائنات compress ہوتے ہوئے دوبارہ اس اکائی تک پہنچ جائے گی جس سے اس کا آغاز ہوا تھا۔
2. دوسرے نمبر پر ہے the big rip جس کے مطابق ہماری کائنات پھیلتی ہی جائے گی اور بالآخر پھٹ کر مختلف ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے گی یعنی eventually rips apart۔
3. اور تیسرے نمبر پر ہے the big freeze جس میں کائنات پھیلتی جائے گی۔ ایک وقت آئے گا کہ ستاروں کے بننے کا عمل بند ہو جائے گا No more star formation اور پیچھے صرف بلیک ہولز ہی رہ جائیں گے۔

اگر کائنات کے پھیلاؤ اور اس کے خاتمہ کے بارہ میں میری یہ گفتگو کسی کے لئے مایوسی کا سبب بنی ہے تو تسلی رکھیں کہ کائنات کے اختتام کا تعین شاید اربوں نہیں بلکہ کھربوں سال تک کیا جارہا ہے۔ لہٰذا ہمارے پاس کافی وقت ہے کہ ہم ان چیزوں پر زیادہ توجہ دیں جو کہ زیادہ یقینی ہیں یعنی کہ ہماری اپنی زندگی، ہماری پیدائش، اس کا مقصد، ہماری پرورش اور اس زندگی کے بعد حیات بعد الموت۔

رپورٹ: بلال اکبر چوہدری۔مربی سلسلہ، سٹراس برگ، فرانس

سٹراسبرگ فرانس میں جماعت کی تبلیغی سرگرمیاں

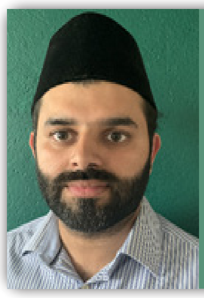

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال رمضان میں جماعت سٹراس برگ کو افطار کے حوالے سے متعدد پروگرام منعقد کرکے اسلام احمدیت کا پیغام پھیلانے کی توفیق ملی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

علاقہ کی اہم شخصیات کو دعوت

جماعت سٹراس برگ کی مسجد ’’مسجد مہدی‘‘ Hurtigheim (ہرٹیگ ہائیم) کے علاقہ میں واقع ہے۔ ماہ رمضان میں اس علاقہ اور دیگر منسلکہ علاقوں کی اہم شخصیات کو مؤرخہ 20 اپریل 2022ء کو افطاری پر مدعو کیا گیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب جماعت نے اس علاقہ میں مسجد کی تعمیر کا منصوبہ بنایا تھا تو میئر صاحب نے اس کی اجازت دے دی تھی لیکن اس کے باوجود علاقہ میں مسجد تعمیر کرنے کی کافی مخالفت ہوتی رہی۔ اس لئے جماعت کی یہ کوشش رہی ہے کہ اپنے ہمسایوں میں جماعت کے پرامن پیغام کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے۔ چنانچہ اس دعوت پر علاقہ کے میئر اپنی فیملی اور مختلف عہدیداروں کے ہمراہ شام کو افطاری کے وقت مسجد تشریف لائے۔ ان کے علاوہ ہمسایہ کونسل کے سابق میئر صاحب بھی اپنی فیملی کے ساتھ، پروٹسٹنٹ چرچ کی پادری اور چرچ کے تین ممبران بھی تشریف لائے۔ اس طرح کھانے پر مہمانوں کی حاضری 18 افراد رہی۔ کھانے کے موقعہ پر صدر صاحب جماعت احمدیہ سٹراس برگ مکرم اطہر کاہلوں صاحب نے تمام مہمانوں کا تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ اس پروگرام کو منعقد کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اسلام احمدیت کا پرامن پیغام دنیا تک پہنچائیں اور دورِ حاضر کی پیش آمدہ مشکلات کا جو حل ہمارے خلیفہ وقت نے بتایا ہے وہ اعلیٰ حکام تک پہنچائیں۔

مہمانوں کو مختلف گروپس کی شکل میں بٹھایا گیا اور ہر گروپ کے ساتھ جماعت کے احباب موجود رہے تاوہ جماعت کا پیغام مہمانوں کو احسن رنگ میں پہنچا سکیں۔ تمام مہمانوں نے اس پروگرام کو بہت سراہا۔ اور تمام افراد رات دیر تک مسجد میں موجود رہے۔ آخر کار میئر صاحب نے وقت کو دیکھتے ہوئے کہا کہ اب ہمیں آپ سے اجازت لینی چاہئے کیونکہ وقت بہت زیادہ ہوگیا ہے۔ اور اس طرح تمام احباب ان کے ساتھ ہی رخصت ہوئے۔مہمانوں کو جانے سے پہلے ایک دفعہ مسجد کا مکمل دورہ کروایا گیا اور ان میں جماعتی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ اس طرح اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یہ

پروگرام رات گیارہ بجے اختتام پذیر ہوا۔

ہمسایوں میں افطاری

جیسے کہ اوپر ذکر ہوا کہ ’’ہرٹیگ ہائم‘‘ کے علاقے میں مسجد کی تعمیر کے دوران عوام کی طرف سے بہت مخالفت رہی۔ اس مخالفت کو دور کرنے کے لئے امسال ایک پروگرام یہ بنایا گیا کہ ہمسایوں کو بھی افطاری پیش کی جائے۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے ہر ویک اینڈ پر مسجد میں افطاری کا انتظام ہوا۔ ہفتہ والے دن جو کھانا افطاری کیلئے تیار ہوتا اس کو افطاری سے پہلے پیک کرکے ہر ہفتہ دس ہمسایوں کو پیش کیا جاتا رہا۔ چنانچہ عزیزم سلیمان طارق، عزیزم کرشن احمد اور عزیزم طلحہ عمار کھانا لے کر ہر ہفتہ مسجد کے مختلف ہمسایوں میں کھانا پیش کرنے جاتے رہے۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآء۔ گو بعض نے ہماری پیشکش قبول نہ کی لیکن اکثر ہمسایوں نے اس کو قبول کرتے ہوئے بہت سراہا اور خوشنودی کا اظہار کیا۔ اس طرح ماہ رمضان کے دوران 30 گھروں میں کھانا پیش کیا گیا۔

سٹراس برگ یونیورسٹی کے طلباء کی دعوت

نائجیریا سے تعلق رکھنے والے ایک احمدی طالب علم، عزیزم توحید آدے بابو، سکالرشپ پر سٹراس برگ کی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ ان کے متعدد ہم مکتب دوست مسلمان ہیں اور افریقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ توحید صاحب کے ساتھ مل کر پروگرام بنایا گیا کہ ان کے دوستوں کو ایک افطاری پر مسجد میں مدعو کیا جائے۔ سیکرٹری صاحب تبلیغ مکرم فیصل جمائی صاحب کے ساتھ مل کر ایک پروگرام تشکیل دیا گیا، اور ان تمام طلباء کو مسجد آنے کی دعوت دی گئی۔ ان کے لئے بطور خاص افریقن کھانا کی تیاری کی ذمہ داری ایک مخلص احمدی دوست مکرم بشیر طورے صاحب کو سونپی گئی جس کو انہوں نے بخوبی نبھایا اور نہایت ہی لذیذ کھانا تیار کیا۔ فَجَزَاہُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآء۔

افطاری والے دن 8 طلباء اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ ان تمام طلباء کو افطاری سے قبل مسجد کا دورہ اور پھر جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کروایا گیا۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس کار خیر میں شامل ہونے کے لئے افطاری کا تمام خرچہ ایک الجیرین نژاد احمدی دوست مکرم شباب بوحاس صاحب نے ادا کیا۔ فَجَزَاہُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآء۔

سوڈانی دوستوں کے ساتھ افطار

سٹراسبرگ میں پمفلٹ کی تقسیم کے دوران احباب جماعت کو کچھ سوڈانی دوست ملے۔ ان سے گفتگو ہوئی تو پتا چلا کہ وہ سب ایک ہی جگہ رہتے ہیں۔ چنانچہ ان سے رابطہ قائم کرنے کے لئے ان کے لئے افطاری کا پروگرام بنایا۔ کیونکہ یہ سب دوست مسجد تشریف نہیں لا سکتے تھے اس لئے کھانا تیار کرکے ان کے سنٹر پر ہی پیش کیا گیا۔ انہوں نے اصرار کیا کہ ہم ان کے ساتھ افطاری کریں۔ چنانچہ ہم بھی ان کے ساتھ شامل ہوگئے۔ یہ احباب اکثر عربی اور انگلش سمجھنے والے تھے۔ چنانچہ الجیرین نژاد سیکرٹری تبلیغ مکرم فیصل جمائی صاحب نے ان کو عربی زبان میں ہی تبلیغ کی۔ ان کو ایم ٹی اے عربیہ بھی لگا کر دیا گیا جو کہ سارا وقت چلتا رہا۔ اور جماعت کا تعارف مسلسل ہوتا رہا۔ یوں 10 افراد کو تبلیغ کرنے اور ان کے ساتھ ایک مستقل رابطہ قائم کرنے کا موقع ملا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

اسکول ٹیچرز کو دعوتِ طعام

فرانس میں سیکولرازم کا بہت چرچا ہے۔ یہاں تک کہ سکول میں دین کے موضوع پر منفی بات کے علاوہ کوئی گفتگو نہیں کی جاتی۔ اور موجودہ دور میں تو اسلام کو خاص طور پر غلط سمجھا جارہا ہے۔ اس لئے جب لجنہ اماء اللہ سٹراسبرگ نے مسجد کے علاقہ میں موجود سکول میں کھانا کی دعوت کا پروگرام بنایا تو انتظامیہ کو کچھ تحفظات تھے۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے دعا کرتے ہوئے سکول کی پرنسپل کو ایک میل لکھی گئی جس میں لجنہ ممبرات نے انہیں اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ وہ ان کو ایک دن دوپہر کا کھانا پیش کرنا چاہتی ہیں جس پر سکول کی پرنسپل صاحبہ نے بہت ہی خندہ پیشانی کے ساتھ اس کی اجازت دی اور مسرت کا اظہار کیا۔

الغرض لجنہ اماء اللہ نے اس دعوت کی تیاری شروع کی اور مؤرخہ 29 اپریل 2022ء بروز جمعہ دوپہر کو تمام مستورات نے کچھ نہ کچھ کھانا بنا کر مسجد بھجوایا جو ’’ہرٹیگ ہائم کونسل‘‘ کے سکول میں دیا گیا۔ تمام اساتذہ نے اسے بہت پسند کیا اور نہایت ہی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے دل کی گہرائیوں سے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقعہ پر سکول کی انتظامیہ کو اگلے سال کے لئے یہ پیشکش بھی کی گئی کہ آئندہ سال ماہ رمضان کے بعد مسجد میں ایک عشائیہ کا انتظام کیا جائے گا جس میں سب کو دعوت دی جائے۔ جسے پرنسپل صاحبہ نے بھی پسند کیا اور کہا کہ ہم سب ضرور اس میں حاضر ہوں گے۔

قارئین الفضل کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو اسی طرح دین حق کے روادارانہ پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی توفیق دیتا رہے اور اہل یورپ کا مزاج اسلام کی طرف مائل ہوجائے۔ آمین

درثمین احمد۔ جرمنی

اطاعت خلافت، کامرانی کی کلید

قسط 2

تسلسل کے لئے دیکھیں قسط 1 الفضل آن لائن مؤرخہ 21/ جون 2022ء

بعد کے حالات وواقعات اس بات کے شاہد ہیں کہ دراصل صلح حدیبیہ ہی اس فتح عظیم کی جانب پہلا قدم تھا جس کی بشارت رب کریم نے دی تھی۔ اسی طرح ایک اور واقعہ میں فتح شام کے بارے میں ذکر ملتا ہے کہ 13/ ہجری میں رومیوں میں کئی اطراف سے لشکر کشی کی گئی۔ ایک دستہ کے قائد حضرت یزید بن ابوسفیان تھے۔ ابوسفیان کے ایک بیٹے کا نام بھی یزید تھا، یہ پہلے فوت ہو گئے تھے، جو اردن کے مشرق کی طرف سے حملہ آور ہوئے۔ دوسرے کے حضرت شُرَحْبِیْل بن حَسَنَہ تھے جو بَلْقَاء کی طرف سے آگے بڑھے۔ تیسرے کے قائد حضرت عمرو بن عاصؓ تھے جو فلسطین کی طرف سے شام میں داخل ہوئے۔ چوتھے دستے کے قائد حضرت ابوعبیدہ بن جَراحؓ تھے جو حِمص کی طرف بڑھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ جب یہ سب ایک جگہ اکٹھے ہو جائیں تو حضرت ابوعبیدہ بن جَرّاحؓ سپہ سالار ہوں گے۔ ہر لشکر چار ہزار پر مشتمل تھا جبکہ حضرت ابوعبیدہؓ کا لشکر آٹھ ہزار کا تھا۔ جب لشکر روانہ ہونے لگے تو حضرت ابوبکرؓ نے قائدین لشکر کو فرمایا دیکھو! نہ اپنے پر تنگی وارد کرنا نہ اپنے ساتھیوں پر۔ اپنی قوم اور ساتھیوں پر ناراضگی کا اظہار نہ کرنا۔ ان سے مشورے کرنا اور انصاف سے کام لینا۔ ظلم و جور سے دور رہنا کہ ظالم کبھی فلاح نہیں پاتا اور کبھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھتا۔ اور جب تمہاری دشمن سے مڈھ بھیڑ ہو جائے تو دشمن کو پیٹھ نہیں دکھانا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو اس دن پیٹھ پھیرے گا اس پر خدا کا غضب ٹوٹے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا سوائے اس کے کہ جو لڑائی کے لیے جگہ بدلتا ہے یا اپنے ساتھیوں سے رابطہ قائم کرنا چاہتا ہے۔ قرآن کریم میں سورۂ انفال میں آیت سترہ میں یہ لکھا ہوا ہے۔ پھر فرمایا کہ دیکھو! جب تم دشمن پر غلبہ پاؤ تو کسی بچے، بوڑھے اور عورت کو قتل نہ کرنا، کسی جانور کو ہلاک نہ کرنا، عہد شکنی نہ کرنا، معاہدہ کر کے اسے خود نہ توڑنا۔

حضرت ابوعبیدہؓ نے سب سے پہلے شام کے شہر مآب کو فتح کیا۔ وہاں کے باشندوں نے جزیہ کی شرط پر صلح کر لی۔ اس کے بعد آپؓ نے جَابِیَہ کارخ کیا۔ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ رومیوں کا بڑا لشکر مقابلے کے لیے تیار ہے۔ اس پر حضرت ابوعبیدہؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں مزید مدد کے لیے درخواست کی۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ جو اس وقت عراق کی مہم پر مامور تھے ان سے فرمایا کہ نصف لشکر حضرت مثنّیؓ بن حارثؓ کی قیادت میں چھوڑ کر تم حضرت ابوعبیدہؓ کی مدد کو پہنچ جاؤ اور حضرت ابوبکرؓ نے حضرت ابوعبیدہؓ کو خط لکھا کہ مَیں نے خالد کو امیر مقرر کیا ہے اور مَیں خوب جانتا ہوں کہ تم اس سے بہتر اور افضل ہو۔ پورے خط کا متن یہ ہے کہ اللہ کے بندے عتیق بن ابو قُحافہ۔ عتیق حضرت ابوبکرؓ کا اصل نام تھا اور ابوقحافہ ان کے والد کا نام تھا۔

اللہ کے بندے عتیق بن ابو قحافہ کا خط ابوعبیدہ بن جَرّاحؓ کے نام۔ تجھ پر خدا کی سلامتی ہو۔ مَیں نے شام کی فوجوں کی کمان خالد کے سپرد کی ہے۔ آپ اس کی مخالفت نہ کرنا اور سننا اور اطاعت کرنا۔ مَیں نے تمہیں اس پر والی مقرر کیا ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ تم اس سے افضل ہو لیکن میرا خیال ہے کہ اس میں، خالد بن ولیدؓ میں، فنِ حرب کی صلاحیت یعنی جنگی معاملات کی صلاحیت تمہاری نسبت بہت زیادہ ہے۔ اللہ مجھے اور تمہیں صحیح راہ پر گامزن رکھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ لکھا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے حِیرہ، عراق میں ایک شہر کا نام ہے وہاں سے حضرت ابوعبیدہؓ کو خط لکھا کہ اللہ کی آپؓ پر سلامتی ہو۔ مجھے حضرت ابوبکرؓ نے شام کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیا ہے اور فوجوں کی قیادت میرے سپرد فرمائی ہے۔ خدا کی قسم! مَیں نے اس کا کبھی مطالبہ نہیں کیا اور نہ میری خواہش تھی۔ آپؓ کی وہی حیثیت ہو گی جو پہلے ہے۔ ہم آپؓ کی نافرمانی نہیں کریں گے اور نہ آپؓ کو نظرانداز کر کے کوئی فیصلہ کریں گے۔ آپؓ مسلمانوں کے سردار ہیں۔ آپؓ کی فضیلت کا ہم انکار نہیں کرتے اور نہ آپؓ کے مشورے سے مستغنی ہو سکتے ہیں۔ (ماخوذ از روشن ستارے از غلام باری سیف صاحب جلد 2 صفحہ 19 تا 21) (عشرہ مبشرہ از بشیر ساجد صفحہ 804، البدر پبلیکیشنز اردو بازار لاہور، 2000ء) (سیر الصحابہ جلد 4 صفحہ 457، 459 مطبوعہ دار الاشاعت کراچی) (فرہنگ سیرت صفحہ 110 زوار اکیڈمی پبلیکیشنز کراچی 2003ء) یہ دیکھیں۔ یہ ہے مومنانہ شان۔ دونوں طرف سے کس طرح عاجزانہ طور پر اطاعت کا اظہار کیا گیا ہے۔

اسی طرح ایک واقعہ حضرت خالد بن ولید کی اطاعت و فرمانبرادری کے حوالے سے ملتا ہے جنہیں خود رسول کریمؐ نے سیف اللہ کا خطاب عطا کیا تھا۔ جو اسلام لانے کے بعد واقعتاً دشمنوں کے لئے ننگی تلوار کی طرح تھے جو اپنی قائدانہ صلاحیتوں کے باعث جنگ کا پانسہ پلٹنے میں ماہر سمجھے جاتے تھے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ شام کے علاقہ میں مسلم افواج کے کمانڈر انچیف تھے لیکن حضرت عمر فاروقؓ نے خلیفہ بننے کے بعد بعض مصالح کی وجہ سے آپؓ کو معزول کر کے حضرت ابوعبیدہ بن الجرّاحؓ کو کمانڈر انچیف مقرر فرمادیا۔ جب یہ اطلاع خالد بن ولیدؓ کو ملی تو آپ نے اطاعتِ خلافت کا شاندار نمونہ پیش کرتے ہوئے خود لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ خلیفۃالرسول کی طرف سے ابوعبیدہ بن الجرّاح (اَمینُ الامّت) سپہ سالار مقرر ہوئے ہیں ان کی اطاعت کرو۔ آپؓ خود چل کر ابوعبیدہ کے پاس گئے اور انہیں سپہ سالاری سونپ دی۔ عسکری تاریخ میں شاذ ہی ایسی مثال ملے گی لیکن یہ سب خلافت کی اطاعت کے سبب ممکن ہوا کیونکہ صحابہ جانتے تھے کہ ساری کامیابیوں کا دارومدار اطاعتِ خلافت میں ہے۔ اس واقعے کی تفصیل کچھ یوں ہے ’’یرموک کی فتح سے چند روز قبل حضرت ابوبکرؓ کا وصال ہو گیا، آپؓ کی وفات ہو گئی اور حضرت عمرؓ خلیفہ منتخب ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے شام کی نگرانی اور فوجوں کی قیادت حضرت ابوعبیدہؓ کے سپرد کی۔ جب حضرت ابوعبیدہؓ کو حضرت عمرؓ کی اس تقریر کا خط پہنچا تو اس وقت جنگ پورے زوروں پر تھی اس لیے حضرت ابوعبیدہؓ نے اس کا اظہار نہ کیا اور حضرت خالد بن ولیدؓ کو جب اس کا علم ہوا کیونکہ حضرت خالد بن ولیدؓ اس وقت کمانڈر تھے تو انہوں نے پوچھا کہ آپ نے اس کو کیوں چھپائے رکھا۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے فرمایا اس لیے کہ ہم دشمن کے بالمقابل تھے اور مَیں کسی طرح آپ کی دل شکنی نہیں چاہتا تھا۔ جب مسلمانوں کو فتح ہوئی تو حضرت خالد کا لشکر عراق واپس جانے لگا تو حضرت ابوعبیدہؓ نے حضرت خالدؓ کو کچھ دیر اپنے پاس روکے رکھا۔ جب حضرت خالدؓ روانہ ہونے لگے تو انہوں نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تمہیں خوش ہونا چاہیے کہ اس امّت کے امین تمہارے والی ہیں یعنی حضرت ابوعبیدہؓ۔ اس پر ابوعبیدہؓ نے فرمایا مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ خالد بن ولید خدا کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ غرض اس طرح محبت اور احترام کی فضا میں دونوں قائد ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔

(ماخوذ از روشن ستارے از غلام باری سیف جلد 2 صفحہ 26-27 الفضل انٹرنیشنل سیرت النبیؐ نمبر 27/اکتوبر تا 03/نومبر 2020ء صفحہ 5 تا 9)

صحابہ کرامؓ کی زندگیوں میں ایک چیز ہمیں نہایت واضح نظر آتی ہے اور وہ یہ کہ وہ خلفاء اور امراء کی اطاعت سے کسی صورت میں بھی جی نہ چراتے تھے۔ اور اپنے علم وفضل کے باوجود ان کے ساتھ اختلاف کو گوارا نہ کرتے تھے۔ بلکہ ان کے پیچھے چل کر قومی وحدت کو برقرار رکھتے تھے اور یہی ایک چیز ہے جس نے اختلافات کے باوجود ان کے شیرازہ کو منتشر نہ ہونے دیا۔ اور من حیث القوم ان کو اس قدر مضبوط کر دیا تھا کہ اپنی کمی تعداد، غربت، بے بسی اور انتہائی کمزوری کے باوجود وہ بڑے بڑے طاقت ور دشمنوں کے مقابلہ میں کامیاب و کامران ہوتے تھے۔

اسی طرح ایک واقعہ ہمیں حضرت علیؓ کے دور خلافت میں ملتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ ’’جب رومی بادشاہ نے حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کی جنگ کی خبر معلوم کر کے اسلامی مملکت پر حملہ کرنا چاہا تو حضرت معاویہؓ نے اسے لکھا کہ ہوشیار رہنا ہمارے آپس کے اختلاف سے دھوکہ نہ کھانا۔ اگر تم نے حملہ کیا تو حضرت علیؓ کی طرف سے جو پہلا جرنیل تمہارے مقابلہ کے لئے نکلے گا وہ میں ہوں گا۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 430)

آپؓ نے اس کا ذرا تفصیل سے ذکر اس طرح بھی بیان فرمایا ’’کہ ایک زمانہ وہ تھا کہ جب روم کے بادشاہ نے حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ میں اختلاف دیکھا تو اس نے چاہا کہ وہ مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لیے ایک لشکر بھیجے۔ اس وقت رومی سلطنت کی ایسی ہی طاقت تھی جیسی اس وقت امریکہ کی ہے۔ اس کی لشکر کشی کا ارادہ دیکھ کر ایک پادری نے جو بڑا ہوشیار تھا کہا بادشاہ سلامت آپ میری بات سن لیں اور لشکر کشی کرنے سے اجتناب کریں۔ یہ لوگ اگرچہ آپس میں اختلاف رکھتے ہیں لیکن آپ کے مقابلے میں متحد ہو جائیں گے اور باہمی اختلاف کو بھول جائیں گے۔ پھر اس نے کہا کہ آپ کتے منگوائیں اور انہیں ایک عرصہ تک بھوکا رکھیں۔ پھر ان کے آگے گوشت ڈالیں وہ آپس میں لڑنے لگ جائیں گے۔ اگر آپ انہی کتوں پر شیر چھوڑ دیں تو وہ دونوں اپنے اختلاف کو بھول کر شیر پر جھپٹ پڑیں گے۔ اس مثال سے اس نے یہ بتایا کہ تُو چاہتا ہے کہ اس وقت حضرت علی اور معاویہ کے اختلاف سے فائدہ اٹھا لے لیکن مَیں یہ بتا دیتا ہوں کہ جب بھی کسی بیرونی دشمن سے لڑنے کا سوال پیدا ہو گا یہ دونوں اپنے باہمی اختلافات کو بھول جائیں گے اور دشمن کے مقابلے میں متحد ہو جائیں گے اور ہوا بھی یہی۔ جب حضرت معاویہ کو روم کے بادشاہ کے ارادے کا علم ہوا تو آپ نے اسے پیغام بھیجا کہ تُو چاہتا ہے کہ ہمارے اختلاف سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں پر حملہ کرے لیکن مَیں تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ میری حضرت علی کے ساتھ بیشک لڑائی ہے لیکن اگر تمہارا لشکر حملہ آور ہوا تو حضرت علی کی

طرف سے اس لشکر کا مقابلہ کرنے کے لیے جو سب سے پہلا جرنیل نکلے گا وہ میں ہوں گا۔" (مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع 1956ء میں خطابات، انوار العلوم جلد 25 صفحہ 416-417) یہ تھا وہ پیغام جسے سن کر رومی بادشاہ نے وقتی طور پر لشکر کشی کا ارادہ ملتوی کر دیا۔

اسلام کے دور آخر پر نگاہ ڈالیں تو تاریخ احمدیت ایسے بے شمار واقعات سے مزین ہے جو آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الاول حاجی الحرمین حافظ حکیم مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کی تو ساری زندگی اطاعت و فدائیت کے واقعات سے معمور ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے پیارے مرید حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کے بارے میں فرماتے ہیں۔"مولوی حکیم نور دین صاحب اپنے اخلاص اور محبت اور صفت ایثار اور للہ شجاعت اور سخاوت اور ہمدردی اسلام میں عجیب شان رکھتے ہیں۔کثرت مال کے ساتھ کچھ قلیل خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہوئے تو بہتوں کو دیکھا۔مگر خود بھوکے پیاسے رہ کر اپنا عزیز مال رضائے مولیٰ میں اٹھا دینا اور اپنے لئے دنیا میں سے کچھ نہ بنانا یہ صفت کامل طور پر مولوی صاحب موصوف میں ہی دیکھی یا ان میں جن کے دلوں پر ان کی صحبت کا اثر ہے ... خدا تعالیٰ اس خصلت اور ہمت کے آدمی اس امت میں زیادہ سے زیادہ کرے۔آمین ثم آمین

چہ خوش بُودے اگر ہر یک زاُمت نور دیں بودے
ہمیں بُودے اگر ہر دل پر از نور یقین بودے

ترجمہ: کیا ہی اچھا ہوتا اگر قوم کا ہر فرد نور الدین بن جائے۔مگر یہ تب ہی ہو سکتا ہے کہ جب ہر دل یقین کے نور سے بھر جائے۔
(نشان آسمانی، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 410-411)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ میں اطاعت و ادب کا مادہ کمال درجہ پر تھا۔حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ"جن دنوں ہمارا چھوٹا بھائی مبارک احمد صاحب بیمار تھا۔ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مولوی نور الدین صاحب کو اس کے دیکھنے کے لئے گھر میں بلایا۔اس وقت آپ صحن میں ایک چارپائی پر تشریف رکھتے تھے اور صحن میں کوئی فرش وغیرہ نہیں تھا۔حضرت مولوی صاحبؓ آتے ہی چارپائی کے پاس زمین پر بیٹھ گئے۔حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا مولوی صاحب چارپائی پر بیٹھیں۔مولوی صاحب نے عرض کیا حضور! میں بیٹھا ہوں اور کچھ اونچے ہو گئے۔اور ہاتھ چارپائی پر رکھ لیا مگر حضرت صاحب نے جب دوبارہ کہا تو مولوی صاحب اٹھ کر چارپائی کے ایک کنارہ پر پائنتی کے اوپر بیٹھ گئے۔اس روایت کے نیچے حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کا نوٹ بایں الفاظ درج ہے"مولوی صاحب میں اطاعت و ادب کا مادہ کمال درجہ پر تھا" اللہ اللہ اطاعت آقا میں کیا کمال ہے کہ وہ شخص جو کسی بڑے سے بڑے آدمی کے سامنے زمین پر بیٹھنے کے لئے طالب علمی کے زمانہ میں بھی تیار نہیں ہوتا تھا، دینی و دنیوی ترقیات کی اعلیٰ منزلیں طے کرنے کے بعد بھی حضرت مسیح پاکؑ کے سامنے زمین پر بیٹھنے ہی میں سعادت عظمیٰ سمجھتا ہے۔
(حیات نور صفحہ 188-189)

ایک مرتبہ آپ مطب میں بیٹھے تھے۔اردگرد لوگوں کا حلقہ تھا۔ایک شخص نے آکر کہا کہ مولوی صاحب! حضور یاد فرماتے ہیں۔یہ سنتے ہی اس طرح گھبراہٹ کے ساتھ اٹھے کہ پگڑی باندھتے جاتے تھے اور جوتا گھسیٹتے جاتے تھے۔گویا دل میں یہ تھا کہ حضور کے حکم کی تعمیل میں دیر نہ ہو۔پھر جب منصب خلافت پر فائز ہوئے تو اکثر فرمایا کرتے تھے کہ تم جانتے ہو نور الدین کا یہاں ایک معشوق ہوتا تھا جسے مرزا کہتے تھے۔نور الدین اس کے پیچھے یوں دیوانہ وار پھرا کرتا تھا کہ اسے اپنے جوتے اور پگڑی کا بھی ہوش نہیں ہوا کرتا تھا۔(حیات نور ص 188)

تو یہ نمونہ تھا ان لوگوں کا جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرما رکھا ہے۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

یعنی ہم صحابہؓ جیسا کردار اختیار کریں گے ان کا رنگ چڑھائیں گے۔محبت و عشق اور اس درجہ اطاعت کی مے پئیں گے جو صحابہؓ نے پی تو اَخْزَی الْاَعَادِیْ دیکھنے کو ملے گا۔یعنی ہمارا دشمن ذلیل اور رسوا ہو گا۔

حضرت مصلح موعودؓ ایک موقع پر احباب جماعت کو اطاعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں "جس طرح حنین کی لڑائی کے موقع پر جب رسول کریم ﷺ کی طرف سے یہ آواز بلند کرائی گئی کہ اے انصار! خدا کا رسول تم کو بلاتا ہے اور صحابہ بیتاب ہو کر اُس آواز کی طرف بھاگے بلکہ جن کے گھوڑے نہیں مُڑتے تھے انہوں نے اُن کی گردنیں کاٹ دیں اور پیدل دَوڑے۔اسی طرح ... وہی خدا جو اُس وقت فوجوں کے ساتھ تائید کرنے آیا آج میری مدد پر ہے اور اگر آج تم خلافت کی اطاعت کے نکتہ کو سمجھ لو تو تمہاری مدد کو بھی آئے گا۔نصرت ہمیشہ اطاعت سے ملتی ہے۔جب تک خلافت قائم رہے نظامی اطاعت پر اور جب خلافت مٹ جائے انفرادی اطاعت پر ایمان کی بنیاد ہوتی ہے۔پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے عقلمند اور مدبر ہو، اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔جب تک تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں اور تم امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو ہرگز اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت تم حاصل نہیں کر سکتے۔پس اگر تم خدا تعالیٰ کی نصرت چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا اٹھنا بیٹھنا کھڑا ہونا اور چلنا، تمہارا بولنا اور خاموش ہونا میرے ماتحت ہو۔بیشک میں نبی نہیں ہوں لیکن میں نبوت کے قدموں پر اور اس جگہ پر کھڑا ہوں۔ہر وہ شخص جو میری اطاعت سے باہر ہوتا ہے وہ یقیناً نبی کی اطاعت سے باہر جاتا ہے۔جو میرا جوا اپنی گردن سے اُتارتا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جوا اُتارتا ہے۔اور جو ان کا جوا اُتارتا ہے وہ رسول کریم ﷺ کا جوا اُتارتا ہے۔اور جو آنحضرت ﷺ کا جوا اُتارتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا جوا اُتارتا ہے۔میں بے شک انسان ہوں خدا نہیں ہوں مگر میں یہ کہنے سے نہیں رہ سکتا کہ میری اطاعت اور فرمانبرداری میں خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔
(خطبات محمود جلد 18 صفحہ 376تا377، الفضل 4 ستمبر 1937)

(باقی کل ان شاء اللہ)

بقیہ: احکام خداوندی...... از صفحہ 3

بیٹا اگر مومن نہیں تو اہل میں شامل نہیں

•وَقَالَ ارْکَبُوْا فِیْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۴۲﴾ وَهِیَ تَجْرِیْ بِهِمْ فِیْ مَوْجٍ کَالْجِبَالِ ۟ وَنَادٰی نُوْحُ ۣ ابْنَهٗ وَکَانَ فِیْ مَعْزِلٍ یّٰبُنَیَّ ارْکَبْ مَّعَنَا وَلَا تَکُنْ مَّعَ الْکٰفِرِیْنَ ﴿۴۳﴾
(ھود:42-43)

اور اس نے کہا کہ اس میں سوار ہو جاؤ۔اللہ کے نام کے ساتھ ہی اس کا چلنا اور اس کا لنگر انداز ہونا ہے۔یقیناً میرا رب بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔اور وہ اُنہیں لئے ہوئے پہاڑوں جیسی موجوں میں چلتی رہی۔اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا جبکہ وہ ایک علیحدہ جگہ میں تھا۔اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو۔

اس نے جواب دیا میں جلد ہی ایک پہاڑ کی طرف پناہ (ڈھونڈ) لوں گا جو مجھے پانی سے بچا لے گا۔اس نے کہا آج کے دن اللہ کے فیصلہ سے کوئی بچانے والا نہیں مگر جس پر وہ رحم کرے (صرف وہی بچے گا)۔پس ان کے درمیان ایک موج حائل ہو گئی اور وہ غرق کئے جانے والوں میں سے ہو گیا۔

اور کہا گیا کہ اے زمین! اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان! تھم جا۔اور پانی خشک کر دیا گیا اور فیصلہ صادر کر دیا گیا۔اور وہ (کشتی) جودی (پہاڑ) پر ٹھہر گئی اور کہا گیا کہ ہلاکت ہو ظالم قوم پر۔

اور نوح نے اپنے ربّ کو پکارا اور کہا اے میرے ربّ! یقیناً میرا بیٹا بھی میرے اہل میں سے ہے اور تیرا وعدہ ضرور سچا ہے اور تُو فیصلہ کرنے والوں میں سے سب سے بہتر ہے۔

اس نے کہا اے نوح! یقیناً وہ تیرے اہل میں سے نہیں۔بلاشبہ وہ تو سراپا ایک ناپاک عمل تھا۔پس مجھ سے وہ نہ مانگ جس کا تجھے کچھ علم نہیں۔میں تجھے نصیحت کرتا ہوں مبادا تُو جاہلوں میں سے ہو جائے۔

(700احکام خداوندی از حنیف احمد محمود، صفحہ 335-341)

دعا کا تحفہ

بیماری سے شفایابی کی دعا

حضرت ایوبؑ نے بیماری سے نجات کی اس دعا میں اپنی حالت زار کو پیش کر کے اس طرح رحم طلب کیا۔یہ دعا قبول ہوئی اور معجزانہ طور پر ان کی بیماری دور ہوئی۔

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۸۴﴾
(الانبیاء:84)

(اے میرے رب!) میری یہ حالت ہے کہ مجھے تکلیف نے آ پکڑا ہے اور اے خدا تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 13-14)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔جرمنی

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

بقیہ: تبلیغ میں پریس اور میڈیا...... از صفحہ 6

ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم کی کچھ تعلیمات کا ذکر کیا جس پر سامعین نے ادب کے ساتھ تالیاں بھی بجائیں (تالیاں بجانا یہاں کا کلچر ہے جس سے وہ یہ ثابت کرتے ہیں کہ ہم آپ کی بات کو پسند کر رہے ہیں) یہ بھی قرآن کریم کی ہی برکت تھی۔

خاکسار نے اپنے مضمون میں لکھا کہ یہ تمہید صرف اس غرض سے تھی کہ اس وقت اسلام اور قرآن دشمنوں کی زد میں ہے اور اس وقت ہمارا کام ہے کہ اسلام کی کشتی کو بچائیں اور اس کا ایک ہی طریق ہے کہ ہم خود اسلام کی اور قرآن کی حکومت اپنے دلوں پر قائم کریں اور اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھائیں کہ اسلام ہی سچا، امن والا اور دنیا میں پیار و محبت قائم کرنے والا مذہب ہے۔مسلمانوں کی موجودہ صورتحال قطعاً اس بات کی عکاسی نہیں کرتی کہ وہ قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کر رہے ہیں اور یہ بھی ان کے عمل سے ثابت نہیں ہو رہا ہے کہ واقعتاً انہیں آنحضرت ﷺ سے محبت بھی ہے کیونکہ جسے محبت ہوتی ہے وہ آپ کے اسوہ پر عمل بھی کرتا ہے۔

خاکسار نے لکھا کہ اب جو کچھ بھی پاکستان میں ہو رہا ہے۔ خدارا بتائیں یہ اسلام کی کون سی تعلیم ہے یا قرآن کی کس تعلیم پر عمل ہو رہا ہے؟ یہ قتل و غارت خواہ شیعوں کے جلوسوں پر ہو، خواہ سنی مساجد میں ہوں، یا احمدیوں کی عبادت گاہوں پر یا بھرے بازاروں میں یا ہوٹلوں میں، یا عیسائیوں کے گرجوں میں یا کسی بھی مذہبی جماعتوں پر بم پھینکنا، گولیاں چلانی، خون ریزی کرنی کہاں کا اسلام ہے؟

ہم اس وجہ سے تمام انسانیت کے لئے دکھی ہیں۔ تمام مذاہب والوں کی طرف سے دکھی دل سے سوال کرتے ہیں اور اپیل کرتے ہیں کہ خدا کے لئے اسلام پر، قرآن پر، محمد رسول اللہ ﷺ پر یہ داغ نہ لگاؤ یہ دھبے لگانے والے دراصل خود اپنا ہی منہ کالا کر رہے ہیں۔ خاکسار نے لکھا کہ سیالکوٹ میں جو سانحہ گزرا کہ دو جوانوں کو مار مار کو ہلاک کر کے ان کی لاشوں کو الٹا لٹکایا۔ بالفرض اگر ہم یہ مان بھی لیں کہ وہ چور ہی تھے، اسلام کی تعلیم یہ کہاں ہے کہ چوروں سے یہ سلوک کرو؟ اور پھر یہ سلوک تم کرو یہ ساری کارروائی حکومت وقت کا کام ہے اور تفتیش کر کے خود سزا دے۔

امریکہ کے اخبار میں چونکہ یہ مضمون شائع ہوا ہے۔ اس لئے خاکسار نے لکھا کہ کہا آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ عیسائیوں کی حکومت کے تحت خوش اور آزادی کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں جبکہ مسلم حکومتوں میں دوسرے غیر مذاہب کا جینا حرام کیا ہوا ہے۔ غیر مذاہب والے، مسلمان حکومتوں میں نہ ہی آزادی سے عبادت بجالا سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے حقوق لے سکتے ہیں اور احمدیوں کے ساتھ تو یہ امتیازی سلوک 1974ء اور اس کے بعد 1984ء سے ہو رہا ہے احمدی تو پاکستان میں ووٹ دینے کا بھی حق نہیں رکھتے۔

اس کے بعد خاکسار نے درثمین سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ’’قرآن کریم‘‘ کے بارے میں اشعار تحریر کئے ہیں اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ 20 اگست 2010ء کا یہ حوالہ درج کیا جو حضور نے فلوریڈا کے پادری جان ٹیری کی مذموم حرکت کا سختی سے نوٹس لیا ہے۔ آپ نے فرمایا:

جہاں تک چرچ کے متعصّبانہ اور معاندانہ حرکت کا تعلق ہے تو یقیناً یہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں دشمنی پیدا کرنے والا ہے اور یورپ میں مسلمانوں پر مظالم ڈھانے کی ایک مذموم سازش ہے اور یہ بات اس دجالی سازش کا حصہ ہے کہ ان لوگوں کو علم ہو چکا ہے کہ وقتاً فوقتاً مسلمانوں کو اشتعال دلا کر خود ان کے اپنے ممالک میں یا جن ممالک میں وہ اقلیت میں ہیں انہیں کمزور کیا جائے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مسلمانوں کا اکثر طبقہ جو جہلاء میں سے ہیں اور صرف مولویوں کے فتووں پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے ہی ملک میں توڑ پھوڑ کرے گا جس کے نتیجہ میں وہ ایک طرف جانی و مالی اعتبار سے کمزور ہوں گے تو دوسری طرف ان کو یہ لکھنے کا بہانہ مل جائے گا کہ اسلام صرف تشدد کی تعلیم دیتا ہے۔ خاکسار نے مزید لکھا کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے اپنے خطبہ جمعہ میں اس پادری کے اس اقدام کو دنیا کے امن کو برباد کرنے والا قرار دیا۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید وہ مقدس کتاب ہے جس نے تمام دنیا کے مذاہب اور ان کے بانیان کی عزت وتکریم قائم کی ہے۔‘‘

فقہی کارنر

فاسقہ کا حق وراثت

ایک شخص نے بذریعہ خط حضرت (مسیح موعودؑ) سے دریافت کیا کہ ایک شخص مثلاً زید نام لاولد فوت ہوگیا ہے۔ زید کی ایک ہمشیرہ تھی جو زید کے حین حیات میں بیاہی گئی تھی۔ بہ سبب اس کے خاوند سے بن نہ آئی اپنے بھائی کے گھر میں رہتی تھی اور وہیں رہی یہاں تک کہ زید مر گیا۔ زید کے مرنے کے بعد اس عورت نے بغیر اس کے کہ پہلے خاوند سے باقاعدہ طلاق حاصل کرتی ایک اور شخص سے نکاح کر لیا جو کہ ناجائز ہے۔ زید کے ترکہ میں جو لوگ حقدار ہیں کیا ان کے درمیان اس کی ہمشیرہ بھی شامل ہے یا اس کو حصہ نہیں ملنا چاہئے؟

حضرت نے فرمایا:۔

اس کو حصہ شرعی ملنا چاہئے کیونکہ بھائی کی زندگی میں وہ اس کے پاس رہی اور فاسق ہو جانے سے اس کا حق وراثت باطل نہیں ہوسکتا۔شرعی حصہ اس کو برابر ملنا چاہئے باقی معاملہ اس کا خدا کے ساتھ ہے۔ اس کا پہلا خاوند بذریعہ گورنمنٹ باضابطہ کاروائی کرسکتا ہے۔ اس کے شرعی حق میں کوئی فرق نہیں آ سکتا۔

(بدر 26 ستمبر 19907ء صفحہ 6)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

الفاظ

آپ کا کردار، آپ کی تہذیب آپ کے الفاظ کے ساتھ منسلک ہے، آپ کے الفاظ آپ کی شخصیت کا آئینہ دار ہوتے ہیں۔

تلوار کا زخم تو بھر جاتا مگر الفاظ کا نہیں

اپنے الفاظ اور لہجے سے ثابت کیجیے کہ آپ کی تربیت اچھے ہاتھوں میں ہوئی ہے، آپ کی رگوں میں اچھے ماں باپ کا خُون دوڑ رہا ہے۔ بولنے سے پہلے دس بار سوچیں کہ آپ کے یہ الفاظ کسی کے وجود کو سمیٹیں گے یا کرچی کرچی بکھیر دیں گے۔

بات چیت کرتے وقت الفاظ کا سوچ سمجھ کر مناسب استعمال کریں تاکہ کسی کی دل آزاری کا سبب نہ بنیں۔

بشریٰ سعید عاطف۔ مالٹا

22/جون 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:11	19:06
مدینہ منورہ	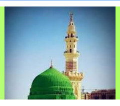	04:02	19:13
قادیان		03:44	19:37
ربوہ		03:24	19:17
اسلام آباد ٹلفورڈ		03:18	21:22